يُرِيدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ

صرف و نحو فارسی

یعنی

جدید مصدر فیوض

مرتبہ

حضرت مولانا مشتاق احمد صاحب چرتھاولی

مؤلف نصاب جدید

مکتبہ تھانوی دیوبند (یوپی)

مدنی کتب خانہ دیوبند (یوپی)

باسمہٖ سبحانہٗ وتعالیٰ

حامدًا ومصلیًا ومسلمًاؕ

اصطلاحات صرف ونحو فارسی

علم صرف۔ وہ علم ہے جس سے صیغوں کی پہچان حاصل ہوتی ہے اور لفظوں کے گردانے کا طریقہ اور ایک صیغہ سے دوسرا صیغہ بنانیکا قاعدہ معلوم ہوتا ہے۔

فائدہ۔ اس علم کا یہ ہے کہ الفاظ کو صحیح طور پر پڑھنا آجاتا ہے۔

علم نحو۔ وہ علم ہے جس سے لفظوں کو جوڑ کر جملہ بنانے کی ترکیب معلوم ہوتی ہے۔

فائدہ۔ اس علم کا یہ ہے کہ انسان بولنے اور لکھنے میں ہر قسم کی غلطی سے محفوظ رہے۔

صیغہ لفظ کو۔ اسم نام کو۔ فعل کام کو کہتے ہیں۔

حرکت۔ زبر زیر پیش کا نام ہے۔

متحرک۔ وہ حرف ہے جو زبر یا زیر یا پیش رکھتا ہو۔

ضمہ رفع۔ پیش کو کہتے ہیں۔

مرفوع مضموم۔ پیش والے حرف کو کہتے ہیں۔

فتحہ نصب۔ زبر کو کہتے ہیں۔

مفتوح منصوب۔ وہ حرف جس پر زبر ہو۔

کسرہ جر۔ زیر کو کہتے ہیں۔

مکسور مجرور۔ وہ حرف جو زیر رکھتا ہو۔

سکون جزم۔ حرکت نہ ہونیکو کہتے ہیں بشرطیکہ اس سے پہلا حرف متحرک ہو۔ جیسے شد کی دال

ساکن مجزوم۔ وہ حرف جو جزم رکھتا ہو۔

وقف۔ سکون کے بعد حرکت نہ ہونے کو کہتے ہیں۔

موقوف ۔ وہ بے حرکت ساکن حرف ہے جس سے پہلا حرف ساکن ہو جیسے اسپ کا سین اور پ موقوف ہے۔

الف ممدودہ۔ وہ الف ہے جو دوسرے الف کیساتھ ملکر پڑھا جائے جیسے الف آم میں۔

الف مقصورہ۔ وہ الف جو دوسرے الف کیساتھ نہ ملے جیسے الف اگر میں۔

تشدید۔ ایک طرح کے دو حرفوں کو ملاکر پڑھنا جیسے حقّا میں دو قاف پڑھے جاتے ہیں۔

مشددہ۔ وہ حرف جس پر تشدید ہو جیسے حقّا کا قاف۔

تنوین۔ دو زبر دو زیر دو پیش کو کہتے ہیں

ماقبل۔ مابعد۔ دو حرفوں میں جو حرف داہنی طرف ہو اسکو ماقبل اور جو بائیں طرف ہو اسکو مابعد کہتے ہیں۔ جیسے رَب میں ر ب کے ماقبل ب کے اور ب مابعد ر کے ہے۔

معجمہ منقوطہ۔ وہ حرف جو نقطہ رکھتا ہو جیسے ب ت ث ج خ ذ ز ش وغیرہ۔

مہملہ غیر منقوطہ۔ وہ حرف جو نقطہ نہ رکھتا ہو جیسے ا ح د ر س ص ط ع وغیرہ۔

مثناۃ فوقانی۔ وہ حرف جسکے اوپر دو نقطے ہوں۔ اور اصطلاح میں حرف ت کو کہتے ہیں۔

مثناۃ تحتانی۔ وہ حرف جس کے نیچے دو نقطے ہو اور اصطلاح میں حرف ی کو کہتے ہیں۔

موحّدہ۔ وہ حرف جو ایک نقطہ رکھتا ہو اور اصطلاح میں حرف ب کو کہتے ہیں۔

تازی۔ وہ حرف جو زبان عرب سے خصوصیت رکھتے ہوں جیسے ث، ح، ص، ض، ط، ظ، ع، ق،

عجمی۔ وہ حرف جو زبان عربی میں نہیں آتے اور زبان فارسی سے خصوصیت رکھتے ہیں جیسے پ۔ چ۔ ژ۔ گ۔ اور ان کو فارسی بھی کہتے ہیں۔

واؤ معروف۔ وہ واؤ کہ اس کے ماقبل ضمہ ہو اور خوب ظاہر پڑھا جاتے جیسے واؤ نور کا۔

واؤ مجہول۔ وہ واؤ ہے کہ اسکے ماقبل ضمہ ہو اور خوب ظاہر نہ پڑھا جاتے جیسے واؤ گور کا۔

یائے معروف۔ وہ یاء ہے جس کے ماقبل
کسرہ ہو اور خوب ظاہر پڑھی جاتے
جیسے ی تینی کی۔

یائے مجہول۔ وہ یاء ہے جس کے
ماقبل کسرہ ہو اور خوب ظاہر نہ پڑھی
جاتے جیسے ی تیکے اور بسے کی۔

حذف۔ حرف کا دور کرنا۔ محذوف
جو حرف دور کیا گیا ہو۔

ملفوظ۔ وہ حرف جو پڑھنے میں آئے۔

غیر ملفوظ۔ وہ حرف جو پڑھنے میں
نہ آئے۔

واؤ معدولہ۔ وہ واؤ ہے جو لکھنے
میں آتے اور پڑھنے میں نہ آتے
جیسے واؤ خود اور خویش میں۔

ہائے مختفی۔ وہ ہا ہے جو اظہار حرکت
کے واسطے کلمہ کے آخر میں لاتیں جیسے
ہ آخر پروانہ کی۔

متشابہ۔ وہ حرف جو کہ آپس میں
ایک صورت کے ہوں جیسے ب۔ ت۔ ث

مخفف۔ وہ لفظ ہے جس میں کوئی حرف
کم کیا گیا ہو، جیسے بد مخفف ہے بود کا۔

مرادف۔ وہ دو لفظ جو ایک معنی
کے یک معنے ہوں۔

مقدر۔ وہ لفظ جو عبارت میں نہ ہو اور
اسکے معنی لیئے جاتیں جیسے ابتدا میں حکیم مقدر
ہے اس مصرعہ میں۔ بنام جہاندار جاں آفریں

حرف علت ہیں۔ واؤ۔ الف۔ یا۔ کہ
مجموعہ ان کا واتے ہے۔

فاعل۔ کام کرنے والا۔

مفعول۔ جس پر کام کیا جاتے۔

اشباع۔ حرکت کا دراز کرنا۔ اسطرح کہ
ضمہ کی درازی سے واؤ اور فتحہ کی درازی سے
الف اور کسرہ کی درازی سے یائے تحتانی پیدا
ہو جیسے افکند اوفتاد۔ اچار۔ آچار۔
اتش۔ آتش۔

امالہ۔ الف کے ماقبل کا فتحہ اتنا جھکانا کہ
الف کے یائے مجہول کی صورت پیدا ہو جاتے
رکاب سے رکیب۔

ترخیم۔ کلمہ کے آخر سے حرف دور کرنا
جیسے مان مرخم ہے مانند کا مرخم کے
معنی اترخیم کیا گیا۔

زمانہ۔ وقت کا نام ہے وقت تین
ہیں ماضی گذرا ہوا۔ حال موجود مستقبل
آنیوالا۔ **غائب** جو موجود نہ ہو۔ **حاضر**
جس سے بات کیجاتے۔ **متکلم** بات کرنیوالا

جدید مصدر فیوض حصہ اوّل

صرف فارسی

سبق (۱) کلمہ

جو لفظ با معنی آدمی کی زبان سے نکلے وہ کلمہ ہے۔ کلمہ کی تین قسمیں ہیں اسم۔ فعل۔ حرف

اسم وہ کلمہ ہے جسکے معنی بغیر دوسرے کلمہ کے ملائے معلوم ہو جائیں اور اس میں کوئی زمانہ نہ پایا جائے نیز اس پر در۔ بر۔ برائے کے معنی آسکیں جیسے زید۔ گل۔ باغ۔ تخت۔ یعنی زید در باغ برائے گل رفت و بر تخت نشست۔

اسم کی دو قسمیں ہیں اسم ذات اسم صفت

اسم ذات وہ اسم ہے جس سے کسی شے کی صرف ذات سمجھی جائے اور اس کی برائی بھلائی کچھ سمجھ میں نہ آئے جیسے درخت۔ دیوار۔ دہلی۔

اسم صفت وہ اسم ہے جس سے کسی چیز کی برائی بھلائی سمجھی جائے جیسے نیک و بد پست و بلند وغیرہ۔

فعل وہ کلمہ ہے جس میں کوئی زمانہ پایا جائے اور اسکے معنی بغیر دوسرے کلمہ کے ملائے معلوم ہو جائیں۔ جیسے پرور۔ اس نے پالا۔ گذرے ہوئے زمانے میں۔ می پرور وہ پالتا ہے زمانہ حال میں۔ خواہد پرور وہ پالے گا زمانہ آئندہ میں۔

حرف وہ کلمہ ہے جسکے معنی بغیر دوسرے کلمہ کے ملائے معلوم نہ ہوں جیسے از تا۔ رفتم از خانہ تا مسجد گیا میں گھر سے مسجد تک۔

سبق ۲ اسم کے دوسرے اقسام

بناوٹ کے لحاظ سے اسم کی تین قسمیں ہیں۔ جامد[۱]۔ مصدر[۲]۔ مشتق[۳]

جامد۔ وہ اسم ہے کہ نہ آپ کسی لفظ بنا ہو اور نہ اس سے کوئی لفظ بنا ہو جیسے

گل. غنچہ ۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ نکرہ ۔ معرفہ ۔

مصدر ۔ وہ اسم ہے جو کسی شے کے ہونے یا کرنے پر دلالت کرے اور وہ خود کسی لفظ سے نہیں بنتا لیکن اس سے بہت سے لفظ بنتے ہیں فارسی میں اس کے آخر میں دن یا تن ہو جیسے پروردن گشتن اور اردو میں اسکے آخر نا ہوتا ہے۔ مصدر کی چار قسمیں ہیں۔ متصرف ۔ مقتضب ۔ وضعی ۔ غیر وضعی یا جعلی ۔

متصرف ۔ وہ مصدر ہے جس سے تمام فعل مشتق ہوں جیسے کردن ۔ پروردن ۔

مقتضب ۔ وہ مصدر ہے جس سے تمام فعل نہ بنیں جیسے آخستن ۔ آغشتن ۔

وضعی ۔ وہ مصدر ہے جسے واضع فارسی نے بنایا ہو جیسے آمدن ۔ رفتن ۔

غیر وضعی یا جعلی ۔ وہ مصدر ہے جسکو کسی اور زبان کے لفظ میں علامت مصدر دن یا تن بڑھا کر بنائیں۔ جیسے طلب سے طلبیدن نام سے نامیدن ۔

اسم مشتق ۔ وہ اسم ہے جو مصدر سے بنایا گیا ہو جیسے کردن سے کنندہ ۔ کردہ وغیرہ ۔

اسم مشتق کی سات قسمیں ہیں۔ اسم فاعل ۔ اسم مفعول ۔ اسم ظرف ۔ اسم آلہ ۔ اسم حالیہ ۔ حاصل مصدر

سبق (۳) نکرہ و معرفہ

نکرہ ۔ وہ اسم ہے جو کسی خاص و معین چیز پر نہ بولا جاتے جیسے آدمی عورت کتاب شہر وغیرہ

معرفہ ۔ وہ اسم ہے جو کسی خاص چیز کا نام ہو جیسے رشید ۔ دہلی ۔ وغیرہ : معرفہ کی سات قسمیں ہیں۔ علم ۔ ضمیر ۔ اسم اشارہ ۔ اسم موصول ۔ معہود ۔ مضاف ۔ ان پانچ قسموں کی طرف منادیٰ ۔

سبق (۴) عَلَم

عَلَم وہ ہے جو کسی معین چیز کا نام ہو کہ اسکے سوا کسی اور پر نہ بولا جاتے ۔ جیسے

حمید - رشید - دہلی - میرٹھ وغیرہ - علم کی پانچ قسمیں ہیں - کنیت - خطاب - عرف - تخلص - لقب
کنیت - جس میں اَب - اِبن - اُم کی اضافت ہو جیسے ابو القاسم - ابن عباس - ام سلمہ
خطاب :- جو بڑے آدمیوں کی طرف سے کسی کو دیا جاتا ہے جیسے شمس العلماء - حاذق الملک وغیرہ
عرف - مشہور نام کو کہتے ہیں جیسے عظیم الدین عرف ممو - رضی الدین عرف بجن - کالیخان عرف کلن -
تخلص :- وہ اسم ہے جو شاعر اپنے اشعار میں بجائے اپنے خاص نام کے مقرر کرتے
ہیں جیسے ذوق - غالب - سعدی -
لقب - وہ اسم ہے جس میں کسی قسم کا وصف یا عظمت ظاہر ہو جیسے عالمگیر لقب بادشاہ
اورنگ زیب کا اور جلال الدین لقب ہے اکبر بادشاہ کا -

سبق (۵) ضمیریں

جو اسم پہلے آچکا ہو اگر اسکو دوبارہ لانیکی ضرورت ہو تو بجائے اسکے اور لفظ لاتے ہیں
اور اس لفظ کو ضمیر کہتے ہیں اور پہلا اسم اسکا مرجع ہے جو ہمیشہ ضمیر سے پہلے آتا ہے جیسے آمد
زید و نشست یعنی زید آیا اور بیٹھا - نشست میں ضمیر ہے جو پھرتی ہے زید کیطرف پس زید
اس ضمیر کا مرجع ہے اسلئے یوں کہنے کی ضرورت نہیں کہ آمد زید و نشست زید - ایسے
ہی جو لفظ حاضر یا متکلم کی جگہ بولا جاتا ہے وہ بھی ضمیر ہے - ضمیر کی دو قسمیں ہیں - متصل منفصل
متصل - وہ ہے جو کلمہ سے ملی ہوئی آئے جیسے کردم میں میم اور کتابش کا شین -
منفصل - وہ ہے جو بذات خود کلمہ مستقل ہو دوسرے کے ملنے کا محتاج نہ ہو جیسے
من و تو ضمیر متصل کی دو قسمیں ہیں - مستتر - بارز -
مستتر - وہ ہے جس کیلئے کوئی لفظ فعل میں نہ ہو اور معنی اسکے لیے جائیں جیسے آمد
میں ضمیر غائب مستتر ہے اور یہ ہمیشہ فعل کے صیغہ واحد غائب اور امر و نہی کے صیغہ
واحد حاضر میں مستتر ہوتی ہے -

بارز۔ وہ ہے جسکیلئے کوئی لفظ فعل میں لگا یا جائے جیسے آمدی میں ی
ضمیر متصل گیارہ ہیں پانچ متصل فاعلی ہیں م ۔ یم ۔ ی ۔ ید ۔ ند ۔ جب ان سے پہلے فعل
آتا ہے تو یہ متصل ضمیریں فعل کا فاعل ہوتی ہیں جیسے رفتم ۔ رفتیم ۔ رفتی ۔ رفتید ۔ رفتند ۔
چھ متصل مفعولی ہیں ۔ ش ۔ شاں ۔ ت ۔ تاں ۔ م ۔ ماں ۔ جب ان سے پہلے فعل آتا ہے تو یہ
متصل ضمیریں فعل کا مفعول ہوتی ہیں جیسے دہندش ۔ دہندشاں ۔ دہندت ۔ دہندتاں
دہندم ۔ دہندماں ۔ اور یہ ہی ضمیر متصل مجرور ہونگی جیسے غلامش ۔ غلامشاں ۔ غلامت
غلام تاں ۔ غلامم ۔ غلاماں ۔ ضمیر منفصل چھ ہیں ۔ او ۔ ایشاں ۔ تو ۔ شما ۔ من ۔ ما ۔ اور جب
یہ ضمیریں مفعول ہوتی ہیں تو ان پر را زیادہ کرتے ہیں ورنہ فاعل اور مجرور کی حالت
میں بدستور رہتی ہیں ۔ اور انہی تین حالت کے اعتبار سے انکی تین قسمیں کرتے ہیں مرفوع
منصوب ۔ مجرور ۔ مرفوع یعنی فعل یا مبتدا کی ضمیر جیسے آمدم یا او حاضر ست ۔ منصوب
یعنی مفعول کی ضمیر جیسے دہندش ۔ اس طرح کل ضمیریں چھ قسم کی ہوتیں ۔ مرفوع
متصل ۔ مرفوع منفصل منصوب متصل ۔ منصوب منفصل ۔ مجرور متصل
مجرور منفصل ۔

مرفوع متصل ۔ جیسے رفتم ۔ رفتیم ۔ رفتی ۔ رفتید ۔ رفتند ۔

منصوب متصل ۔ جیسے دہندش ۔ دہندشاں ۔ دہندت ۔ دہندتاں ۔ دہندم ۔ دہندماں

مجرور متصل ۔ جیسے غلامش ۔ غلام شاں ۔ غلامت ۔ غلام تاں ۔ غلامم ۔ غلاماں ۔

مرفوع منفصل ۔ جیسے او آمد ۔ ایشاں آمدند ۔ تو آمدی ۔ شما آمدید ۔ من آمدم ۔ ما آمدیم

منصوب منفصل ۔ جیسے او را زدند ۔ ایشاں را زدند ۔ ترا زدند ۔ شما را زدند ۔ مرا
را زدند ۔ ما را زدند ۔

مجرور منفصل ۔ جیسے غلام او ۔ غلام ایشاں ۔ غلام تو ۔ غلام شما ۔ غلام من ۔ غلام ما ۔

فائدہ ۔ چند الفاظ بجائے ضمیروں کے مستعمل ہوتے ہیں جیسے بندہ ۔ مخلص بجائے ضمیر متکلم

کے مثلاً بندہ بغیر ندارم۔ قبلہ۔ حضور۔ بجائے مخاطب کے مثلاً خدا وند می فرمایند۔ مذکور۔ موصوف بجائے غائب کے **فائدہ ۲** جس کلمہ کے آخر ۃ ہو جب اس میں ضمیر متصل لگائی جائے تو درمیان میں الف زیادہ کرتے ہیں تاکہ دو ساکن جمع ہوں کیونکہ ۃ بھی ساکن ہے اور ضمیر متصل بھی ساکن ہے جیسے گفتہ اند۔ گفتہ ام۔ گفتہ ایم۔ **فائدہ ۳:** اسم کے آخر میں ضمیر واحد غائب متصل کی جگہ لفظ ست بغیر الف کے لاتے ہیں جیسے زید بندۂ خدا ست۔ اور جب ۃ والے کلمہ کے ساتھ است لگادینگے تو ایک الف بڑھائیں گے جیسے بندہ است اور جس کلمہ کے آخر ۃ نہ ہو وہاں است الف کیساتھ لکھنا غلط ہے بغیر الف کے صحیح ہے جیسے طاعتش موجب قربت ست تو جو لوگ قربت ست میں الف لکھتے ہیں خطا کرتے ہیں۔

سبق (۶) اسم اشارہ

اسم اشارہ وہ اسم ہے جس سے کسی محسوس چیز کی طرف اعضاء سے اشارہ کریں جس کیطرف اشارہ کرتے ہیں اسے مشار الیہ کہتے ہیں۔ اشارہ کی دو قسمیں ہیں۔ بعید۔ قریب۔ آں۔ اشارہ بعید کے واسطے ہے جیسے آں کس۔ آں اسم اشارہ ہے۔ کس مشار الیہ۔ ایں۔ اسم قریب کے واسطے ہے جیسے ایں مرد۔ ایں اسم اشارہ۔ مرد مشار الیہ۔ **ف ۱:** اشارہ بعید اور ضمیر غائب میں یہ فرق ہے کہ ضمیر غائب میں معنیٰ کی طرف اشارہ ہوتا ہے اور اسم اشارہ میں محسوس کی طرف اعضاء کیساتھ اشارہ ہوتا ہے جیسا کہ ابھی معلوم ہوا۔ **ف ۲:** اشارہ مشار الیہ ملکر ایک کلمہ کا حکم رکھتے ہیں جیسے بزن ایں دزد را۔ بزن فعل با فاعل ایں اسم اشارہ دزد مشار الیہ۔ اشارہ مشار الیہ ملکر مفعول ہوا۔ علامت مفعول با فاعل مفعول کیساتھ ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔ **ف ۳:** چناں چنیں اصل میں چوں آں۔ چوں ایں تھے یہ کلمہ تشبیہ کا ہے اسمائے اشارات میں چناں و چنیں کے بعد اکثر جملہ بیانیہ ہوتا ہے۔

سبق (۷) اسم موصول

اسم موصول وہ اسم ناتمام ہے کہ اسکے آگے ایک جملہ بطور بیان واقع ہونے سے اسکا مطلب

پورا معلوم ہو۔ اس جملہ کو صلہ کہتے ہیں اور صلہ موصول کے درمیان ایک کاف کالانا ضروری ہے اس کاف کو کاف صلہ یا کاف سرجملہ کہتے ہیں۔ اسمائے موصولہ یہ ہیں۔ آنکہ۔ آنانکہ۔ ہرکہ۔ ہرآنکہ۔ یہ چاروں کلمے اشخاص کیواسطے ہیں۔ اور آنچہ ہرچہ ہرآنچہ تینوں کلمے اشیاء کیواسطے ہیں اور جو یائے مجہول کسی اسم نکرہ کے آخر میں ہو اور اسکے بعد کاف صلہ ہو تو وہ بھی اسم موصول ہے جیسے کسیکہ شخصیکہ۔ امریکہ۔ اور جس اسم نکرہ پر لفظ آں ہو اور اسکے بعد کاف صلہ ہو تو وہ موصول ہے جیسے آنکس کہ تراشناخت جاں راچہ کند۔ صلہ میں ایک ضمیر ہوتی ہے جو موصول کیطرف پھرتی ہے۔ آں جو موصول ہو اسکے اور یائے موصول کے معنی ایک ہیں اور جمع کیلئے آنانکہ لاتے ہیں جیسے ؎

آنکہ درآدم دمیدہ روح را   داد از طوفانِ نجات او نوح را

ترکیب:۔ اسطرح ہے آں موصول کاف صلہ کا۔ دمیدہ فعل ماضی قریب۔ اسمیں ضمیر فاعل ہے جو فاعل کیطرف پھرتی ہے۔ روح مفعول۔ را علامت مفعول کی۔ در جار مجرور۔ جار مجرور متعلق فعل دمیدہ کے فعل اپنے فاعل اور مفعول متعلق سے ملکر صلہ ہوا موصول کا۔ موصول صلہ ملکر مبتدا۔ دوسرا مصرعہ۔ داد از طوفان نجات او نوح را از طوفان نجات داد۔ اس کی ترکیب اسطرح ہے او مبتدا۔ نجات داد فعل مرکب اسمیں ضمیر فاعل ہے او کی طرف نوح مفعول۔ را علامت مفعولیت۔ از حرف جار۔ طوفان مجرور ملکر متعلق ہوتے فعل کے فعل اپنے فاعل اور مفعول و متعلق سے ملکر جملہ اسمیہ ہوکر خبر ہوئی۔ مبتدا مصرعہ اول کی۔ مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔

سبق (۸) معہود مضاف منادی

معہود کی دو قسمیں ہیں۔ معہود ذہنی۔ معہود خارجی

معہود ذہنی:۔ وہ اسم نکرہ ہے جو متکلم یا مخاطب کے ذہن میں متعین ہو۔ مثلاً دوست سے اگر زید شخص معین مراد ہو تو اسے معہود ذہنی کہیں گے۔ اور

معہود خارجی:۔ وہ نکرہ ہے کہ کسی خاص قرینہ سے ذات معین پر دلالت کرے جیسے لفظ خلیل سے ذات ابراہیم علیہ السلام سمجھی جاتی ہے۔

مضاف۔ جو نکرہ معرفہ کی پانچوں اقسام مذکورہ کیطرف مضاف ہو وہ بھی معرفہ ہے جیسے غلام زید۔ کتاب من۔ اسپ این۔ ہمراہی شخصیکہ دیروز آمدہ بود۔ پسر فلاں۔ مضاف کا مفصل بیان نحو میں آئیگا۔

منادیٰ:۔ وہ ہے جو بذریعہ حرف ندا پکارا جاتے جیسے اے مرد۔ اے زن۔

سبق (۹) فعل کا بیان

مصدر سے جو فعل نکلتے ہیں انکی چھ قسمیں ہیں۔ ماضی۔ مضارع۔ حال۔ مستقبل۔ امر۔ نہی۔

ماضی کی سات قسمیں ہیں۔ ماضی مطلق۔ ماضی قریب۔ ماضی بعید۔ ماضی استمراری ماضی تمنی۔ ماضی شکی۔ ماضی معطوفہ۔

سبق ۱۰ ماضی مطلق

ماضی مطلق وہ ہے جس میں گذرا ہوا زمانہ پایا جاوے اور یہ نہ معلوم ہو کہ کام کو ہوئے تھوڑا زمانہ گذرا یا زیادہ۔ ماضی مطلق مصدر سے اسطرح بنتی ہے کہ مصدر کے آخر سے حرف نون گراتے ہیں اور نون سے پہلے ساکن کو کرتے ہیں جیسے پروردن سے پرورد اور پرورده شد۔ جب اور صیغے بنائیں گے صیغوں کی علامتیں لگادیں گے۔ صیغے یہ ہیں۔

واحد غائب۔ جمع غائب۔ واحد حاضر۔ جمع حاضر۔ واحد متکلم۔ جمع متکلم

اور انکی علامتیں یہ ہیں۔ اند۔ ی۔ ید۔ م۔ یم۔ جب یہ علامتیں صیغوں میں لگیں گی ہمزہ گرادیا جاتے گا۔ جیسے پرورد۔ پروردند۔ پروردی۔ پروردید۔ پروردم۔ پروردیم۔

اردو میں ماضی مطلق اسی طرح بنتی ہے کہ مصدر کے آخر کا نا گرا کر دیکھو اگر آخر میں الف یا واؤ ہو تو لفظ یا لگا دو۔ الف کی مثال کھانا سے کھایا۔ واؤ کی مثال جیسے دھونا سے دھویا۔ اور اگر آخر میں الف یا واؤ کے علاوہ کوئی اور حرف ہو تو فقط الف لگا دو جیسے پالنا سے پالا۔ ف:۔ کبھی فارسی میں ماضی مطلق کے اول ب کے معنی نہیں ہوتے پس اگر ماضی مطلق کے پہلے حرف پر ضمہ ہوگا تو ب کو بھی ضمہ دیں گے جیسے گفت۔ بگفت اور اگر ماضی کے پہلے حرف پر فتحہ یا کسرہ ہو تو ب کو مکسور پڑھیں گے۔ جیسے رفت۔ برفت۔ ریخت۔

بر بجنست اور اسم پر جوب زائد آتی ہے اس کو ہمیشہ مفتاح پڑھتے ہیں ف ۲ جسطرح مصدر معروف سے ماضی مطلق معروف بنتی ہے اسیطرح مصدر مجہول بنتی ہے جیسے پرورده شدن سے پرورده شد لایا گیا ہے۔ اور نہ پرورده شدن سے نہ پالا گیا۔ ف ۳ اردو میں ماضی مطلق مجہول کی علامت یہ ہے کہ اسکے آخر میں گیا ہوتا ہے۔

سبق (۱۱) ماضی قریب

ماضی قریب وہ ہے جو یہ بتاتے کہ اس کام کو گذرے ہوئے تھوڑا زمانہ گذرا ہے۔ اسکے بنانیکے تین قاعدے ہیں۔ قاعدہ ۱ یہ ہے کہ ماضی مطلق کے آخرہ آست لگادیں۔ جب اردو صیغے بنائیں گے۔ س اور ت گرا کر صیغوں کی علامتیں لگادیں گے اور واحد حاضر میں جب علامت ای لگادیں گے تو حرف ہ پر ہمزہ بڑھا کر ای پڑھیں گے جیسے پرورده است پرورده اند۔ پروردۀ۔ پرورده اید۔ پرورده ام۔ پرورده ایم۔ فائدہ یہ ہے کہ ماضی مطلق کے آخر میں فقط ہ لگادیں گے۔ جب اور صیغے بنائیں گے ایک ہمزہ بڑھا کر صیغوں کی علامتیں لگادیں گے تاکہ دو ساکن جمع نہ ہوں کیوں کہ ہ بھی ساکن ہے۔ جیسے پرورد سے پرورده پرورده اند۔ الخ۔

قاعدہ ۲ یہ ہے کہ ماضی مطلق کے آخر ست لگادیں گے جب اور صیغہ بنا دینگے ان کی علامتیں لگادیں گے جیسے پروردست۔ پروردستند۔ پروردستی۔ پروردستید۔ پروردستم۔ پروردستیم۔ اردو میں ماضی قریب اسطرح بنتی ہے کہ اردو ماضی مطلق کے آخر ہے لگادیں جیسے پالا کہ پالا ہے اور پالا گیا ہے۔

سبق (۱۲) ماضی بعید

ماضی بعید وہ فعل ہے جو یہ بتائے کہ اس کام کو کئے ہوتے بہت زمانہ گذرا ہے اسکے بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ ماضی مطلق کے آخر ہ اور بود لگادیں جیسے پرورد سے پرورده شد سے پرورده شده بود۔ جب اور صیغے بنائیں گے۔ ان کی علامتیں لگادیں گے۔ جیسے پرورده بود پرورده بودند۔ پرورده بودی۔ پرورده بودید۔ پرورده بودم۔ پرورده بودیم۔ ہم اردو میں

ماضی مطلق کے آخر تھا لگا دینے ماضی بعید بن جاتی ہے۔ جیسے پالا سے پالا تھا۔

سبق (۱۳) ماضی استمراری

ماضی استمراری وہ فعل ہے جسمیں ہمیشگی پائی جاوے یعنی گذرے ہوئے زمانہ میں کام کا پورا ہونا سمجھا جاوے اسی لئے اس ماضی کو دوامی یا ناتمام بھی کہتے ہیں اسکے بنانیکا طریقہ یہ ہے کہ ماضی مطلق کے اول میؔ یا ہمیؔ لگا دیں جیسے پرورد سے می پرورد۔ یا ہمی پرورد گردان یہ ہے۔

می پرورد۔ می پروردند۔ می پروردی۔ می پروردید۔ می پروردم۔ می پروردیم

ماضی استمراری مجہول میں میؔ یا ہمیؔ کلمہ کے اول میں بھی لانا درست ہے اور شد کے اوپر بھی جیسے می پرورده شد یا پرورده می شد۔

اردو میں ماضی استمراری اس طرح بنتی ہے کہ ماضی مطلق کے آخر الف یا لفظ یا کر اکر تا تھا لگا دیں جیسے پالا سے پالتا تھا۔ کھایا سے کھاتا تھا۔

سبق (۱۴) ماضی شکی

ماضی شکی وہ فعل ہے کہ جس سے فعل کے کام میں شبہ پایا جاوے کہ گذرے ہوئے زمانہ میں یہ کام ہوا یا نہیں اسکے بنانیکا طریقہ یہ ہے کہ ماضی مطلق کے آخر زبر دے کر ہ اور باشد لگا دیں جب اور صیغے بنائیں گے باشد کی دال گرا کر صیغوں کی علامت لگا دیں گے گردان یہ ہے۔ پرورده باشد پرورده باشند۔ پرورده باشی۔ پرورده باشید۔ پرورده باشم۔ پرورده باشیم۔ اردو میں ماضی شکی اسطرح بنتی ہے کہ اردو ماضی مطلق کے آخر لفظ ہوگا لگا دیں جیسے پالا ہوگا۔ ماضی شکی کو ماضی احتمالی بھی کہتے ہیں۔

سبق (۱۵) ماضی تمنی

ماضی تمنی وہ فعل ہے جسمیں فعل کی آرزو پائی جاتے اور اسکو ماضی شرطیہ بھی کہتے ہیں۔ اسلئے کہ آرزو کے معنی حرف شرط کے بعد پیدا ہوتے ہیں۔ اور اگر حرف شرط کے بعد واقع نہ ہو تو ماضی استمراری کے معنی پائے جائیں گے۔ اسکے بنانیکا قاعدہ یہ ہے کہ ماضی مطلق کے آخر میں یائے

مجہول زیادہ کرتے ہیں جیسے پرورد سے پروردے کیا اچھا ہوتا کہ وہ پالتا۔ پرورده شدے کیا اچھا ہوتا کہ وہ پالا جاتا۔ ماضی تمنی کے کل تین صیغے ہیں۔ واحد غائب جمع غائب۔ واحد متکلم۔ اور جس صیغے کی علامت ہی ی ہے جیسے واحد حاضر جمع حاضر جمع متکلم۔ یہ تینوں صیغے ماضی تمنی میں نہیں آتے کیوں کہ دو یے جمع ہو جائینگی ایک صیغہ کی ایک ماضی کی۔ گردان یہ ہے پروردے۔ پروردندے۔ پروردے۔ اردو ماضی تمنی اس طرح بنتی ہے کہ ماضی مطلق کے آخر سے الف یا لفظ یا دور کر کے تا سے زیادہ کرتے ہیں۔ جیسے پالا سے پالتا۔ کھایا سے کھاتا۔

سبق (۱۶) ماضی معطوف

ماضی معطوف وہ ہے جسمیں دو فعل ایک ساتھ بذریعہ حرف عطف ذکر کئے جائیں اور پہلے فعل کا ماضی ہونا ضروری ہے۔ اسکے بنانیکا طریقہ یہ ہے کہ ماضی مطلق کے آخر زبر دے کر ہ لگائیں اور ہ کے بعد کسی اور فعل کا ذکر کریں جیسے خوردہ رفت یہ ہ واؤ عطف کے معنی میں ہے۔ اس کے معنی ہیں اور یعنی کھایا اور گیا یا یوں کہو کہ کھا کر گیا۔ اس ماضی کی گردان نہیں ہوتی۔

سبق (۱۷) فعل مستقبل

فعل مستقبل وہ فعل ہے جسمیں زمانہ آئندہ پایا جاوے اور اسکے بنانیکا طریقہ یہ ہے کہ ماضی مطلق کے اول خواہد لگا دیں اور ماضی کا صیغہ بدستور رہنے دیں جیسے پرورد سے خواہد پرورد۔ جب اور صیغے بنائیں گے ان کی علامتیں خواہد کے بدل کر لگا دیں گے ماضی کے صیغہ میں کوئی تبدیلی نہ کریں گے۔ گردان یہ ہے۔ خواہد پرورد۔ خواہند پرورد خواہی پرورد۔ خواہید پرورد۔ خواہم پرورد۔ خواہیم پرورد۔ اردو میں مستقبل اسطرح بنتا ہے کہ اردو ماضی مطلق کے آخر کے الف کو یائے مجہول سے بدل کر گا لگا دیں۔ جیسے پالا سے پالے گا۔ فائدہ :۔ فارسی مستقبل مجہول میں خواہد شروع میں نہیں آئے گا۔ بلکہ شد پر لگایا جائے گا۔ جیسے پرورده خواہد شد پالا جائے گا۔ پوری

گردان یہ ہے کہ پرورده خواهد شد - پرورده خواهند شد - پرورده خواهی شد - پرورده خواهید شد - پرورده خواهم شد پرورده خواهیم شد .

سبق (۱۸) فعل مضارع

مضارع وہ فعل ہے جس میں زمانہ موجودہ اور آئندہ دونوں پائے جائیں اس کے بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ مصدر کے آخر سے دن یا تن گرا کر دال ساکن علامت مضارع کی لگا دیں اور دال سے پہلے حرف کو زبر دیدیں ۔ دال سے پہلا حرف کبھی بدستور رہتا ہے کبھی گرایا جاتا ہے کبھی ایک حرف سے بدلتا ہے کبھی دو حرفوں سے ۔ کبھی ایک حرف زیادہ کرتے ہیں ۔ اور دال سے پہلا حرف ان گیارہ حرفوں میں سے ایک ضرور ہوگا جو اس ترکیب میں جمع ہیں ۔

شرم از سخن وے

یعنی

ش ۔ ر ۔ م ۔ ا ۔ ز ۔ س ۔ خ ۔ ن ۔ و ۔ ے

ان گیارہ حرفوں کے اعتبار سے مصدر کی گیارہ قسمیں کیجاتی ہیں اور سوائے ان گیارہ حرفوں کے اور کوئی حرف علامت مصدر سے قبل کلام فارسی میں نہیں پایا گیا ۔
پس مضارع میں ان گیارہ حرفوں میں سے کبھی کوئی حرف بدستور رہتا ہے اور کبھی اس میں رد و بدل ہوتا ہے ۔ جیسا کہ اس نقشہ سے ظاہر ہوگا ۔

فعل مضارع کا نقشہ

صورت اوّل	**الف** ا (اس کی تین صورتیں ہیں) علامت مصدر گرا دینے اور علامت مضارع داخل کرنے کے بعد الف گر جاتا ہے جیسے افتادن سے افتد ۔ استادن سے استد ۔ نہادن سے نہد ۔

صورت دوم	علامت مصدر گرا دینے کے بعد الف کو ہ سے بدل جاتے جیسے دادن کو دہد۔
صورت سوم	دو مصدروں میں الف حذف نہیں ہوتا بلکہ اسکے بعد یٔ مضارع میں زیادہ ہو جاتی ہے جیسے کشادن سے کشاید اور زادن سے زاید۔
	خائے (اس کی چار صورتیں ہیں)
صورت اوّل	علامت مصدر گرا دینے کے بعد خائے مذکور زائے معجمہ سے بدل جاتا ہے۔ جیسے افراختن سے افرازد۔ اندوختن سے اندوزد۔ ساختن سے سازد۔ انگیختن سے انگیزد۔ نواختن سے نوازد۔
صورت دوم	علامت مصدر گرا دینے کے بعد خائے مذکور سین مہملہ سے بدل جاتا ہے جیسے شناختن سے شناسد۔
صورت سوم	علامت مصدر گرا دینے کے بعد خائے مذکور شین سے بدل جاتا ہے جیسے فروختن سے فروشد۔
صورت چہارم	گسیختن میں یٔ اور خ کی جگہ لام آتا ہے جیسے گسلد۔
	رائے مہملہ (اس کی تین صورتیں ہیں)
صورت اول	علامت مصدر علامت مضارع سے بدل جاتے جیسے بردن سے برد۔ افشاردن سے افشارد۔ گستردن سے گسترد۔
صورت دوم	مردن میں ر سے پہلے یٔ زائد کرتے ہیں۔ جیسے میرد۔
صورت سوم شاذ	جیسے کردن سے کند
	زائے معجمہ (اس کی ایک صورت ہے)

ایک صورت	مصدر کی علامت گرا کر مضارع کی علامت دال ساکن سے پہلے نون زیادہ کرتے ہیں جیسے زدن سے زند۔
	سین مہملہ (اس کی بارہ[12] وزنیں ہیں)
صورت اول[1]	علامت تبدیل کرنیکے بعد سین صیغہ مضارع میں گر پڑے جیسے زیستن سے زائد۔ اور گریستن سے گرید۔
صورت دوم	سین مضارع میں ہ سے بدل جائے جیسے کاستن سے کاہد۔ خواستن سے خواہد۔ جستن سے جہد۔
صورت سوم	سین مضارع میں یا سے بدل جائے جیسے آراستن سے آراید۔ پیراستن سے پیراید۔
صورت چہارم	سین مضارع میں دو حرف واؤ اور یا سے بدل جائے جیسے رستن سے روید۔ جستن سے جوید۔
صورت پنجم	سین مضارع میں نون سے بدل جائے جیسے شکستن سے شکند۔
صورت ششم	سین مضارع میں لام سے بدل جائے جیسے گسستن سے گسلد۔
صورت ہفتم	سین مضارع میں گر جائے جیسے بایستن سے باید۔ اور یہ صورت مقتضب ہے یعنی بریدہ اسمیں اکثر صیغے مستعمل نہیں۔
صورت ہشتم شاذ	جیسے خاستن سے خیزد۔ پیوستن سے پیوندد
صورت نہم	بگسستن میں سین اور اس سے پہلے ی حذف ہو جاتی ہے جیسے بگرد
صورت دہم	سین بدلتا ہے ن اور دال سے جیسے بستن سے بندد۔
صورت یازدہم	نشستن میں س بدلتا ہے ن اور ی سے جیسے نشیند۔

صورت دوازدہم	خستن میں س کے بعد ت زاید آتی ہے جیسے خستند۔
	ش معجمہ (اس کی تین صورتیں ہیں)
صورت اول	شین مضارع میں رائے مہملہ سے بدلتا ہے جیسے کاشتن سے کارد۔ گذشتن سے گذرد۔
صورت دوم شاذ	جیسے نوشتن سے نویسد کہ اسمیں شین مذکور یائے تحتانی وسین مہملہ سے بدلا ہے اور کشتن سے کشد قائم رہا ہے مگر اسکو فتحہ دیا گیا ہے۔ اور گشتن سے گردد کہ اسمیں رائے مہملہ اور دال مہملہ سے بدلہ ہے اور شین سے ہلد کہ اسمیں شین لام سے بدلا ہے اور برشتن سے بریَد کہ اس میں شین یٰ سے بدلا ہے۔
صورت سوم مقتضب	جیسے سرشتن سے سرشد۔ اور آغشتن۔ برشتن۔ رشتن میں بعض کا تو مضارع ہی نہیں آتا۔ اور بعض کا مضارع تو آتا ہے لیکن اور صیغے امر ونہی نہیں آتے پس اس حیثیت سے اس قسم کے مصدر بریدہ اور ناتمام ہیں اور اسی لئے ان کو مقتضب کہتے ہیں۔
	فا (اس کی پانچ صورتیں ہیں)
صورت اول	فا ہائے موحدہ سے بدل جائے جیسے کوفتن سے کوبد۔
صورت دوم	فا واو سے بدل جائے جیسے رفتن سے رود۔ شنفتن سے شنود۔
صورت سوم	سوائے اسکے کہ علامت مصدر کو علامت مضارع سے بدل دیں اور کوئی عمل نہیں کیا جاتا جیسے بافتن سے بافد۔ شگافتن سے شگافد۔
صورت چہارم	جیسے خفتن سے خواہد۔ اور خفتن سے خسپد بھی آتا ہے گرفتن سے گیرد گفتن سے گوید۔ بذیرفتن سے بذیرد

صورت پنجم	جیسے ہفتن کہ اس کا مضارع مستعمل نہیں۔
	میم (اس کی ایک صورت ہے)
ایک صورت	یہ ہے کہ میم مضارع میں یا سے بدل جاتا ہے جیسے آمد سے آید اور صورت کا صرف بھی ایک مصدر رہے۔
	نون ساکن (اس کی ایک صورت ہے)
ایک صورت	یہ ہے کہ علامت مصدر گرانے اور علامت مضارع لگانے کے بعد اس نون کو متحرک کر دیتے ہیں۔ جیسے افگندن سے افگند۔ افشاندن سے افشاند۔ خواندن سے خواند۔
	واو (اس کی دو صورتیں ہیں)
صورت اول	واو صیغہ مضارع میں الف و یائے تحتانی سے بدلجاتا ہے جیسے کشودن سے کشاید۔ آلودن سے آلاید۔ آسودن سے آساید۔ نمودن سے نماید۔
صورت دوم	سوائے تبدیل علامت کے اور کوئی عمل نہیں کیا جاتا جیسے بودن سے بود۔
	یائے تحتانی (اس کی دو صورتیں ہیں)
صورت اول	یا صیغہ مضارع میں گر جاتی ہے جیسے بریدن سے برد۔ پریدن سے پرد۔ گزیدن سے گزد۔ ترسیدن سے ترسد۔ پرستیدن سے پرستد۔ خریدن سے خرد۔
صورت دوم	جیسے دیدن سے بیند۔ گزیدن سے گزیند۔ چیدن سے چیند آفریدن سے آفریند۔

ف:۔ واضح ہو کہ مضارع کی یہ تمام قسمیں یا صورتیں سماعی ہیں قیاسی نہیں پس جو لوگ مضارع کا کوئی خاص قاعدہ مقرر کرنا اور سماعی کو قیاسی بنانا چاہتے ہیں وہ غلطی کرتے ہیں۔

اردو میں مضارع اسطرح بنتا ہے کہ ماضی مطلق سے الف دور کرکے یائے مجہول لگادیں جیسے پالا سے پالے۔

فائدہ :- جسطرح فارسی ماضی مطلق کے شروع میں ب زائد آتی ہے اسیطرح مضارع کے شروع میں آتی ہے اور اس ب کے کچھ معنی نہیں ہوتے۔ اگر مضارع کے اول حرف پر ضمہ ہو تو ب کو مضموم پڑھیں گے۔ اور اگر کسرہ یا فتحہ ہو تو مکسور پڑھیں گے۔ جیسے بگوید۔ برود۔ بریزد اور اسم پر جو ب آتی ہے اسکو ہمیشہ مفتوح پڑھیں گے۔ جیسے قلم بقلم۔ حرف۔ بحرف۔

سبق (۱۹) فعل حال

فعل حال وہ فعل ہے جسمیں زمانہ موجود پایا جائے اور بنانیکا طریقہ یہ ہے کہ مضارع کے شروع میں می یا ہمی لگادیں جیسے می پرور۔ ہمی پرور۔ پوری گردان یہ ہے۔

می پرورد۔ می پرورند۔ می پروری۔ می پرورید۔ می پرورم۔ می پروریم۔

حال مجہول میں می یا ہمی کلمہ کے شروع میں نہیں آتا بلکہ شود پر لگایا جاتا ہے جیسے پرورده میشود

اردو میں حال اسطرح بنتا ہے کہ اردو مضارع کے آخر سے یائے مجہول دور کرکے تا ہے لگاتے ہیں جیسے پالے سے پالتا ہے۔

سبق (۲۰) فعل امر

کسی کام کا حکم کرنیکو امر کہتے ہیں اسکی دو قسمیں ہیں امر حاضر۔ امر غائب۔ اور متکلم کے صیغوں کو بھی امر غائب میں داخل سمجھتے ہیں۔ اسلئے کہ امر غائب اور امر متکلم کے بنانیکا طریقہ ایک ہے اور وہ یہ کہ مضارع کے شروع میں باید کہ یا حرف ب لگا دیتے ہیں جیسے باید کہ پرورد اور یہ علامت مضارع اور امر غائب میں فرق کرنیکے واسطے لگاتے ہیں ورنہ درحقیقت مضارع اور امر غائب دونوں ایک ہی ہیں۔

اردو میں امر غائب اسطرح بنتا ہے کہ اردو مضارع کے اول چاہیئے کہ لگادو جیسے چاہیئے کہ پالے فارسی میں امر حاضر بنانیکا طریقہ یہ ہے کہ مضارع واحد حاضر کے آخر سے یائے علامت

دور کر کے اس سے پہلے حرف کا زیر گرا دیں جیسے پروری سے پرور۔ پوری گردان فعل امر کی اسطرح ہے۔ باید کہ پرور۔ باید کہ پرورند۔ باید کہ پروری۔ باید کہ پرورید۔ باید کہ پرورم باید کہ پروریم ہے۔ اردو میں امر حاضر اسطرح بنتا ہے کہ اردو مضارع واحد حاضر سے یائے مجہول گرا دیں جیسے پالے سے پال فارسی امر حاضر مجہول مضارع حاضر سے بناتیں گے۔ جیسے پرورده شود سے پرورده شو۔ ف: امر جمع حاضر کا بعینہ مضارع کا صیغہ ہے۔ جیسے پرورید۔ مگر امر کے شروع میں اکثر ب زائد ہوتی ہے۔ ف: کبھی در۔ بر۔ ی۔ بھی۔ امر حاضر پر زائد لاتے ہیں۔ مگر اس زیادتی کو معنی میں کچھ دخل نہیں ہوتا۔ جیسے درساز۔ برافگن۔ میکن۔

سبق (۲۱) فعل نہی

کسی کام کے روکنے کو نہی کہتے ہیں۔ نہی کی دو قسمیں ہیں۔ حاضر۔ غائب۔ اور مثل امر کے نہی متکلم کو بھی نہی غائب میں شمار کرتے ہیں۔

نہی حاضر فارسی میں اسطرح بنتا ہے کہ امر حاضر کے اول میم مفتوح لگا دیں جیسے پرور سے مپرور۔ اور نہی حاضر مجہول میں شو پر میم لگا دیں: جیسے پرورده شو سے پرورده مشو۔

اردو میں نہی حاضر اسطرح بنتی ہے کہ اردو امر حاضر کے اول نون لگا دیں جیسے پال سے نہ پال فارسی میں نہی غائب و متکلم بعینہ فعل مضارع ہے دونوں میں فرق کرنے کیلئے باید کہ لگاتے ہیں جیسے باید کہ نہ پرورد۔ پوری گردان فعل نہی کی یہ ہے۔

باید کہ نہ پرورد۔ باید کہ نہ پرورند۔ مپرور۔ مپرورید۔ باید کہ نہ پرورم۔ باید کہ نہ پروریم۔ اردو میں نہی غائب اسطرح بنتی ہے کہ امر غائب کے اول ن لگا دیں جیسے چاہیے کہ نہ پالے۔

سبق (۲۲) امر نہی استمراری

ہمیشہ کیواسطے حکم کرنیکو امر استمراری کہتے ہیں۔ امر استمراری حاضر ماضی شکی سے بناتے اسطرح کہ ماضی شکی کے واحد حاضر کے آخر سے یائے معروف دور کر کے اس سے پہلے حرف کا زیر گرا دیں

جیسے پرورده باشی سے پرورده باش۔ تو پالتا رہ۔
اور ہمیشہ کیواسطے کسی کام سے روکنے کو نہی استمراری کہتے ہیں اور اسکے حاضر کا صیغہ اس طرح بنتا ہے کہ امر استمراری حاضر کے صیغہ باش پر میم لگادیں جیسے پروردہ مباش نہ پالتا رہ
امر استمراری غائب بعینہ اثبات ماضی شکی ہے صرف فرق کرنے کیلئے اس کے اول بایدکہ لگاتے ہیں جیسے بایدکہ پرورده باشد۔ چاہیئے کہ پالتا ہے۔
کبھی امر استمراری حاضر کے اول می زائد بھی آتی ہے جیسے می پرورده باش۔ اردو میں امر حاضر استمراری اس طرح بنتا ہے کہ اردو امر حاضر کے آخر تا رہ لگادیں جیسے پال امر حاضر سے پالتا رہ۔ امر استمراری ہوگا۔
اور نہی استمراری حاضر اردو میں بناؤ تو اس پر نون لگادیں جیسے نہ پالتا رہ۔

امر استمراری کی گردان

بایدکہ پرورده باشد۔ بایدکہ پرورده باشند۔ پرورده باش۔ پرورده باشید
بایدکہ پرورده باشم بایدکہ پرورده باشیم

نہی استمراری کی گردان

بایدکہ نہ پرورده باشد۔ بایدکہ نہ پرورده باشند۔ پرورده مباش۔ پرورده مباشید
بایدکہ نہ پرورده باشم بایدکہ نہ پرورده باشیم

سبق (۲۳) معروف مجہول

فعل اپنے فاعل کے اعتبار دو قسم پر ہے اگر کام کرنیوالا معلوم ہے تو فعل معروف ہے جیسے کشت زید عمر را۔ یعنی مار ڈالا زید نے عمر کو۔ کشت فعل معروف ہے اسلئے کہ اسکا فاعل معلوم ہے اور جس کام کا کرنیوالا معلوم نہ ہو وہ فعل مجہول ہے جیسے کشتہ شد زید۔ مار ڈالا گیا زید۔ اسمیں زید کا مار ڈالنے والا معلوم نہیں اسلئے کشتہ شد فعل مجہول ہوا۔
فعل مجہول میں چونکہ فاعل مذکور نہیں ہوتا اسلئے اسکا تعلق مفعول سے ہوتا ہے اور

اسی مفعول کو فاعل کے قائم مقام ذکر کرتے ہیں۔ اور اسیکا نام مالم یسم فاعلہٗ ہے یعنی ایسا مفعول جسکے فاعل کا نام و نشان نہیں جیساکہ اوپر کی مثال سے ظاہر ہوا۔

فعل مجہول بنانیکا یہ قاعدہ ہے کہ جس مصدر سے مجہول بنانا ہو، ہمیشہ شدن سے بنالو اور دونوں کو ملادو فعل مجہول بنجائیگا۔ جیسے پروردن سے ماضی قریب مجہول بنانا ہے تو اول پروردن سے ماضی مطلق معروف بناکر اسکے آخر ہ لگادیں پرورده ہوگیا اور شدن سے ماضی قریب بنائی شده است ہوگیا اب دونوں کو ملادیا پرورده شده است ماضی قریب مجہول بن گیا۔

سبق (۲۴) اثبات و نفی

ہونے نہ ہونے کے اعتبار سے فعل کی دو قسمیں ہیں۔ اثبات[1] - نفی[2]

اگر فعل پر نون مفتوح کے معنیٰ کا آتے تو اس فعل کو نفی یا منفی کہتے ہیں جیسے نکشت زید۔ نکشته شد زید۔ اور جس پر نون نہ آتے اسکو اثبات یا مثبت کہتے ہیں۔ پس ہر ایک فعل کی چار گردانیں ہوئیں۔ **اثبات معروف** جیسے پرورد۔ **اثبات مجہول** جیسے پرورده شد۔ **نفی مجہول** جیسے نہ پرورده شد۔ اسیطرح ہر مصدر کی بھی چار گردانیں ہوں گی **اثبات معروف** پروردن۔ **نفی معروف** نہ پروردن۔ **اثبات مجہول** پرورده شدن۔ **نفی مجہول** نہ پرورده شدن۔ جیسا مصدر ہوگا ویساہی فعل ہوگا۔

سبق (۲۵) لازم و متعدی

فعل اپنے مفعول کے اعتبار سے دو قسم پر ہے۔ لازم[1] متعدی[2]

اگر کام کرنیوالے پر کام پورا ہو جاتے اور دوسروں پر نہ پہونچے یعنی جب کام اور کام کرنیوالے کے ذکر سے بات پوری سمجھ میں آجاتے۔ اور تیسری چیز کی ضرورت نہ ہو تو وہ فعل لازم ہے۔ نشست زید۔ زید بیٹھا۔ اسمیں نشست فعل ہے اور زید اسکا فاعل فعل بیٹھنے کا زید پر پورا ہوگیا۔ کسی اور کے ذکر کی ضرورت نہیں ہوئی تو نشست فعل لازم ہوا۔

اور اگر کام کرنیوالے پر پورا نہ ہوا اور مطلب سمجھنے کیلئے تیسرے کی ضرورت ہو تو وہ فعل متعدی ہے اور وہ تیسرا شخص مفعول ہے جیسے نشانید زید بکر را۔ اٹھایا زید نے بکر کو۔ نشانید فعل متعدی۔ زید فاعل اور بکر مفعول ہے۔ کیونکہ اسمیں بٹھانیکا فعل پورا ہونیکیلئے صرف زید کافی نہیں ہوا بلکہ تیسرا شخص جسکو بٹھایا گیا اسکی بھی ضرورت ہوتی تو نشانید فعل متعدی ہوا اور نشست فعل لازم۔

ف:- فعل متعدی ہی مجہول ہوتا ہے فعل لازم مجہول نہیں ہوتا کیونکہ اسکا تعلق صرف فاعل سے ہے مفعول سے نہیں۔

سبق (۲۶) لازم و متعدی کی پہچان

مصدر لازم و متعدی کی پہچان یہ ہے کہ جس مصدر کی اردو ماضی مطلق کے آخر میں لفظ نے آئے تو وہ مصدر اور اسکے افعال متعدی ہوں گے جیسے زد زید۔ مارا زید نے۔ پرورد عمر۔ پالا عمر نے اور جس مصدر کی اردو ماضی مطلق کے آخر لفظ نے نہ آئے تو اس مصدر اور اسکے افعال کو لازمی سمجھو جیسے خفت زید۔ سویا زید۔

تین مصدر آوردن۔ بردن۔ بودن۔ اس قاعدہ سے علیحدہ ہیں۔ یعنی ہیں تو متعدی لیکن انکے ماضی مطلق کے آخر نے نہیں آتا۔ سوائے ان تین مصدروں کے اور ہر ایک مصدر کی وہی پہچان ہے جو بتائی گئی۔

سبق (۲۷) لازم کو متعدی کرنا

اگر مصدر لازم کو متعدی بنانا ہو تو مصدر لازم کا امر حاضر بنا کر اسکے آخر الف اور نون لگاکر دن بڑھا دو جیسے ترسیدن مصدر لازمی ہے۔ اسکا امر حاضر ترس ہوا اسکے آخر الف و نون لگاکر دن بڑھا دو ترساندن متعدی ہوگیا اور اگر الف و نون کے بعد یائے معروف بھی لائیں تو ترسانیدن ہو جائیگا۔ پس ترساندن و ترسانیدن دونوں مصدر متعدی ہوتے ڈرانا۔ یہی قاعدہ متعدی میں جاری کرینگے۔ تو وہ متعدی المتعدی ہو جائیگا اور اسکے

دو مفعول ہونگے جیسے ترساندن مصدر متعدی کا امر حاضر ترساں ہے اور اسکے بعد یائے معروف لگا کر دن لگا دیں تو ترسانیدن متعدی المتعدی ہوگا۔ ڈروانا۔ اردو میں لازمی مصدر کو متعدی بنانیکا یہ قاعدہ ہے کہ مصدر لازم کا اردو میں امر حاضر بنا کر اسکے آخر الف اور نا لگا دیں جیسے ڈرنا سے ڈرانا۔

اور متعدی المتعدی بنانے میں اردو امر حاضر کے آخر وآنا لگا دو جیسے ڈرنا سو ڈروانا۔

اُردو میں امر حاضر کے آخر اگر حرف علت ہو تو متعدی بناتے وقت حرف علت کو واؤ یا لام سے بدل کر وآنا لگا دیں۔

الف کی مثال۔ گانا۔ اسکا امر حاضر گا۔ اس کے الف کو واؤ سے بدل کر الف اور نا لگا دیں۔ گوانا واؤ کی مثال دھونا۔ اس کی امر حاضر دھو ہوا۔ واؤ کو لام سے بدل کر الف اور نا لگا دیا۔ دھلایا ہو گیا۔ ی کی مثال سینا۔ اس کا امر سی ہوا سکی کو لام سے بدل کر الف و نا لگا دیا۔ سلانا ہو گیا۔

سبق (۲۸) فعل با فاعل

واضح ہو کہ چار صیغے ہمیشہ فعل با فاعل ہوتے ہیں یعنی انکا فاعل انکے ساتھ ہوتا ہے وہ چار صیغے یہ ہیں۔ واحد حاضر۔ جمع حاضر۔ واحد متکلم۔ جمع متکلم۔

حاضر کے صیغوں میں فاعل وہ شخص ہوتا ہے جس سے بات کی جاتے جیسے کردی تونے کیا۔ کردید تم نے کیا۔ تو لفظ تو اور تم فاعل ہیں۔ اور متکلم کے صیغوں میں فاعل بات کرنیوالا ہوتا ہے جیسے کردم میں نے کیا۔ تو لفظ میں اور ہم فاعل ہوتے۔

صیغہ واحد غائب اور جمع غائب میں فاعل معلوم کرنیکا طریقہ یہ ہے اگر فعل لازم ہے تو اس کے صیغوں کیساتھ کون لگا کر دیکھو۔ اور اگر فعل متعدی ہے تو اس کے معنوں کیساتھ کس نے لگا کر دیکھو۔ جو کچھ جواب میں حاصل ہو وہی اسکا فاعل ہے جیسے زید آمد۔ زید آیا۔ اگر پوچھو کون آیا۔ جواب یہی ہوگا کہ زید۔ پس زید فاعل ہوا آمد کا۔

اور زد زید۔ زید نے مارا۔ اگر پوچھو کس نے مارا جواب یہی ہوگا۔ زید نے پس زید فاعل ہوا زد کا۔

سبق (۲۹) افعال ناقصہ

افعال ناقصہ وہ فعل ہے جو باوجود لازم ہونیکے فاعل پر تمام نہ ہوں اسیوجہ سے انکو ناقصہ کہتے ہیں۔ اسمیں بجائے فاعل کے اسم اور بجائے مفعول کے خبر ہوتی ہے۔

اگر عبارت میں انکا اسم معلوم کرنا چاہو تو فعل کے ساتھ کون لگا کر دیکھو۔ جو جو میں حاصل ہو وہ اسم ہے اور جو کیا کہ جواب میں آتے وہ خبر ہے۔ جو مصدر ہونیکے معنی میں ہو۔ جیسے بودن بشدن گشتن۔ گردیدن ان سب کے افعال ناقصہ ہیں۔ ہست۔ نیست۔ بھی افعال ناقصہ ہیں۔ جیسے شد زید دانا۔ بود زید دانا۔ ہست زید دانا۔ ان میں شد۔ بود۔ ہست فعل ناقص ہیں۔ زید اسم ہے اور دانا خبر۔

کبھی است بھی ہست کے معنی میں آتا ہے اور اسم خبر چاہتا ہے اور فعلوں کیطرح ہست و نیست کے بھی چھ چھ صیغے آتے ہیں۔

ہست ہستند۔ ہستی۔ ہستید۔ ہستم۔ ہستیم

نیست۔ نیستند۔ نیستی۔ نیستید۔ نیستم۔ نیستیم

سبق (۳۰) فاعل غائب کی پہچان

چونکہ ہر فعل کا فاعل ضرور ہوتا ہے۔ اسلیئے جس جگہ عبارت میں مذکور نہیں ہوتا وہاں واحد غائب میں لفظ او پوشیدہ ہوتا ہے وہی اس کا فاعل ہے۔

او کے معنی فعل لازم میں وہ اور متعدی میں اس نے کہتے ہیں جیسے آمد۔ وہ آیا۔ خورد اس نے کھایا۔ اور جمع غائب کے صیغہ میں فاعل لفظ ایشان کے معنی فعل لازم میں وہ اور متعدی میں انہوں نے کہتے ہیں جیسے آمدند۔ وہ آئے خوردند انہوں نے کمایا۔

واحد غائب کے صیغہ میں فاعل کا حذف کرنا درست ہے اور جمع غائب میں بھی حذف کر دیتے ہیں جیسا کہ اس عبارت میں آوردہ اند کہ سپاہ دشمن بسیار بود۔

اس میں آوردہ اند کا فاعل حذف کر دیا ہے یعنی نقل کرنیوالوں نے نقل کیا ہے۔

اور جیسے اختیار بدست من ندادہ اند. یعنی قضا نے و قدر نے نے اختیار میرے ہاتھوں میں نہیں دیا ہے یہاں اندادہ اند کا فاعل قضا و قدر محذوف ہے۔
ف ۱۔ جسطرح کون لگاکر فعل معروف کا فاعل دریافت کرتے اسیطرح فعل مجہول کے ساتھ کون لگاکر اسکا مفعول مالم یسم فاعلہ، معلوم کرتے ہیں جیسے کشتہ شد زید۔ مار ڈالا گیا زید۔ اگر پوچھو کون مار ڈالا جواب یہی ہوگا کہ زید۔ پس زید مفعول مالم یسم فاعلہ کشتہ شد کا ہوا
ف ۲۔ فاعل ہمیشہ اسم ہوتا ہے۔ فعل اور حرف۔ فاعل نہیں ہوتا بلکہ جس اسم پر حرف لگا ہوا ہو۔ وہ بھی فاعل نہیں ہوتا۔
ف ۳۔ فاعل کبھی دو لفظوں سے بنتا ہے جیسے رفت پدر زید اور کبھی تین لفظوں سے جیسے رفت پدر غلام زید۔

سبق (۳۱) مفعول بہ کی پہچان

جس پر کام واقع ہو اسکو مفعول بہ کہتے ہیں اور اسکو عبارت میں اسطرح معلوم کرتے ہیں فعل کے اردو ترجمہ کیساتھ کیا یا کسکو لگا دو جو جواب میں آئے وہ مفعول بہ ہے اگر مفعول بہ جاندار ہے تو کس کو جواب میں آتا ہے۔ اور اگر بیجان ہے تو کیا کے جواب میں آتا ہے جیسے خورد زید طعام۔ جب کہو گے کیا کھایا جواب ہوگا طعام خورد کا مفعول یہ ہے۔ اور جیسے زد زید بکر را۔ جب کہو گے کس کو مارا جواب یہی ہوگا بکر زید کا مفعول بہ ہے فارسی میں جاندار مفعول کی علامت یہ ہے کہ اسکے آخر میں را ہوتا ہے جیسے زد زید بکر را۔ اور اگر مفعول بے جان ہوتا ہے تو را نہیں لاتے۔
ف ۱۔ بعض فعلوں کے دو مفعول ہوتے ہیں جنکے مصدر یہ ہیں۔ دانستن۔ یافتن۔ انگاشتن نگریستن۔ دادن بخشیدن۔ گردانیدن اور ان کے ہم معنی ہیں جیسے۔ ساختن۔ کردن ہم معنی ہیں گردانیدن کے ان کے بھی دو مفعول ہوں گے پہلے مفعول کو مفعول بہ اور دوسرے کو مفعول ثانی کہتے ہیں جیسے دانستم فعل با فاعل۔ زید مفعول بہ دانا مفعول ثانی۔ اسطرح انگاشتم زید را بینا۔ ساختم زید را نویسندہ۔ دادم زید را درم۔ بخشیدم زید را کتاب۔

ف ۲: کبھی ان مصدروں کے افعال کا مفعول ثانی نہیں ہوتا جیسے بخشیدم اورا۔ اس میں بخشیدم فعل با فاعل۔ او مفعول بہ۔ را علامت مفعول کی۔ مفعول ثانی نہیں آیا۔
ف ۳: گفتن سے جو فعل نکلتے ہیں ان کے بھی دو مفعول ہوتے ہیں پہلے مفعول کو مفعول بہ اور دوسرے کو مقولہ کہتے ہیں۔ مقولہ اکثر جملہ ہوتا ہے۔ جیسا ان دو مثالوں میں۔
مثال اوّل: گفتمش در چشم بنشیں۔ اسمیں گفتم فعل با فاعل ش مفعول بنشیں مقولہ ہے۔
مثال دوم: گفت بنشینش رقیب۔ اسمیں گفت فعل۔ رقیب فاعل۔ ش مفعول بہ بنشیں مقولہ
ف ۴: کبھی گفتن کا مفعول بہ محذوف ہوتا ہے فقط مقولہ ذکر کرتے ہیں جیسے ان دو مثالوں میں۔
مثال اوّل: فلک گفت اَحسَنتَ۔ آسمان نے کہا اچھا کیا تو نے۔ اسمیں گفت فعل فلک فاعل۔ اَحسَنتَ مقولہ ہے مفعول بہ نہیں آیا۔
مثال دوم: مہ گفت زہ۔ چاند نے کہا عجیب۔ اسمیں گفت فعل و فاعل زہ مقولہ۔ مفعول بہ نہیں آیا۔ ف ۵: مقولہ اکثر جملہ ہوتا ہے مگر کبھی ایک لفظ بھی ہوتا ہے جیسے ثنا گفتم اس میں گفتم فعل با فاعل۔ ثنا مقولہ ہے۔
ف ۶: مفعول بہ اکثر ایک لفظ ہوتا ہے مگر کبھی جملہ بھی ہوتا ہے جیسے میخواہم ترا ببینم۔ اسمیں میخواہم فعل با فاعل۔ ترا ببینم یہ سارا جملہ مفعول بہ ہے اور دراصل ترا ببینم مصدر کے معنی میں ہے اس واسطے مفعول بہ بن گیا۔ یعنی می خواہم دیدن تو۔ میں تیرا دیکھنا چاہتا ہوں۔

سبق (۳۲) چار مفعول

گذشتہ مفعولوں کے علاوہ چار مفعول اور ہیں۔ مفعول فیہ ۱۔ مفعول لہ ۲۔ مفعول معہ ۳۔ مفعول مطلق ۴۔
مفعول فیہ: وہ مفعول ہے جس سے کام وقت یا کام کی جگہ معلوم ہو۔ اگر کام کی جگہ معلوم ہو تو مفعول فیہ ظرف مکان ہے اگر کام کا وقت معلوم ہو تو مفعول فیہ ظرف زمانی ہے۔ مفعول فیہ پر۔ در۔ بر۔ ب بھی زائد لاتے ہیں۔ جیسے رفتم در بازار بوقت شام اور اس میں بازار ظرف مکان ہے۔ اس پر در آیا۔ اور بوقت شام ظرف ہے اس پر ب آگئی۔

کبھی یہ زائد حرف گرا دیتے ہیں جیسے کوئی پوچھے شب کجا بودی اسمیں سب ظرف زمان ہے یعنی در شب کجا بودی۔ در گرادیا۔

مفعول لہ:۔ وہ ہے جس کے سبب سے کام ہوا ہو جیسے زدم زید را برائے ادب میں نے زید کو ادب کے واسطے مارا۔ زدم فعل با فاعل۔ زید مفعول بہ۔ ادب مفعول لہٗ

مفعول معہ:۔ وہ ہے جو مفعول بہ کے بعد آتے اور اس پر لفظ با مع کے معنی میں لگا ہو جیسے زدم زید را با بکر۔ زدم فعل با فاعل زید مفعول بہ۔ بکر مفعول معہ

ف:۔ مفعول معہ۔ مفعول بہ کے ساتھ ہوتا ہے۔

مفعول مطلق:۔ فعل کے بعد اسکے مصدر یا حاصل مصدر کا ذکر کیا جاتے تو وہ مصدر یا حاصل مصدر مفعول مطلق ہے اور یہ تین طرح کا ہوتا ہے۔

عـ۱ تاکید کیواسطے اسوقت مصدر میں یائے معروف زیادہ کرتے ہیں جیسے زدم زید را زدنی میں نے زید کو پورا مارنا۔ اسمیں زدنی مفعول مطلق ہے۔ عـ۲ وضع وہئیت بتانے کے واسطے آتا ہے اسوقت ی نہیں لگاتے بلکہ مصدر کو کسی طرف منسوب کر دیتے ہیں جیسے نشستم نشستن امیر۔ میں بیٹھا تھا امیر کی طرح۔ بیٹھنا اسمیں نشستن امیر مفعول مطلق ہے۔

عـ۳ شمار کیواسطے آتا ہے جیسے نشستم پنج نشست میں پانچ بیٹھک بیٹھا اسمیں نشست حاصل مصدر مفعول مطلق ہے۔ فائدہ: ان چار مفعولوں میں سے ہر ایک کے دریافت کرنے کیلئے ایک ایک لفظ مقرر ہے۔ جب اردو میں ترجمہ کیساتھ یہ لفظ ملاؤ گے اسکے جواب میں وہی مفعول آتے گا۔ جیساکہ ذیل کی جدول سے معلوم ہو جاتے گا۔

مفعول فیہ ظرف زمان	مفعول فیہ ظرف مکان	مفعول معہ	مفعول لہٗ	مفعول مطلق برائے تاکید	مفعول مطلق برائے وضع	مفعول مطلق برائے عدد
کب	کہاں	کس کیساتھ	کسواسطے	کیا	کسطرح	کے بار

سبق (۳۳) اسم حال

اسم حال وہ اسم ہے جس سے فاعل یا مفعول یا دونوں کی حالت کام کیوقت کی معلوم ہو۔

جیسے زدم زید را استادہ میں نے زید کو کھڑے ہوتے مارا۔ اسمیں زدم فعل با فاعل اور زید مفعول بہ ہے۔ استادہ حال ہے جس سے فاعل کی حالت معلوم ہوتی ہے کہ مارنے کے وقت مارنے والا کھڑا تھا۔

اور کشتم زید را تشنہ۔ میں نے زید کو ایسے حال میں مارا کہ وہ پیاسا تھا۔ اسمیں کشتم فعل با فاعل زید مفعول بہ۔ تشنہ حال جس سے مفعول کی حالت معلوم ہوتی ہے کہ جسوقت وہ مارا گیا پیاسا تھا کبھی حال جملہ ہوتا ہے اسوقت اسکے اول واؤ ضرور ہوتا ہے اس کو واؤ حالیہ کہتے ہیں جیسے زدم زید را پدرش استادہ بود۔ میں نے زید کو مارا ایسے حال میں کہ اسکا باپ کھڑا تھا۔ اسمیں زدم فعل با فاعل۔ زید مفعول بہ۔ پدرش استادہ بود سارا جملہ حال جس پر واؤ لگا گیا ہے۔

سبق (۳۴) اسم فاعل قیاسی

فاعل کام کرنیوالے کو کہتے ہیں اور اس پر جو لفظ بولا جاتے وہ اسم فاعل ہے یا یوں کہو کہ اسم فاعل وہ اسم مشتق ہے جو اس ذات کو بتاتے جس سے فعل ظاہر ہو یا جس کیساتھ فعل قائم ہو۔ اسم کی دو قسمیں ہیں۔ قیاسیؔ سماعیؔ۔

اسم فاعل قیاسی وہ اسم ہے جو قاعدہ مقررہ کے موافق بنایا جاتے اور وہ قاعدہ یہ ہے کہ حاضر کے آخر زبر دے کر نَدَہ و۔ نَہ یعنی ندہ (بنون ساکن) زیادہ کریں۔ جیسے پرور سے پرورندہ جب جمع کا صیغہ بناتیں اسم فاعل کی ہ کو گاف سے بدلکر الف نون لگادیں جیسے پرورندگان۔ اُردو میں اسم فاعل اسطرح بنتا ہے کہ مصدر کے آخر کے الف کو یائے مجہول سے بدل کر والا لگادیں جیسے پالنا سے پالنیوالا۔ اور جب جمع کا صیغہ بناتیں والا کے آخر الف کو یائے مجہول سے بدلدیں جیسے پالنیوالا سے پالنے والے۔

سبق (۳۵) اسم فاعل سماعی

اسم فاعل سماعی وہ اسم ہے جسکے بنانیکا کوئی قاعدہ مقرر نہیں محض سننے سے تعلق رکھتا ہو۔

یعنی جس طرح اہل زبان سے سنا یا گیا اسی طرح استعمال میں آنے لگا جیسے جہاں آرا آموزگار۔ استرہ۔ افشاں۔ دانا۔ پرستار۔ پروردگار۔ خریدار۔ زار یہ سب اسم فاعل سماعی ہیں اور ہر ایک کی جدا جدا حیثیت ہے کسی خاص وزن وقاعدہ کے موافق نہیں ہیں۔

مذکورہ بالا صیغوں سے اسم فاعل کی یہ علامتیں معلوم ہوتی ہیں۔

آرا۔ گار۔ ہ۔ الف ونون۔ الف۔ آر۔

علامت اوّل:۔ آرا یہ امر حاضر ہے۔ اس کیساتھ ایک اور اسم ملنے سے اسم فاعل بن گیا۔ جیسے جہاں آرا۔ بزم آرا۔

علامت دوم:۔ گار۔ یہ کبھی امر حاضر کیساتھ ملتا ہے جیسے آموزگار۔ پرہیزگار۔ اور کبھی ماضی مطلق کیساتھ۔ جیسے پروردگار۔ کردگار۔

علامت سوم:۔ ہ ہے یہ امر حاضر کیساتھ ملنے سے اسم فاعل سماعی بن جاتا ہے جیسے استرہ

علامت چہارم:۔ الف ونون ہے اسکو امر حاضر کیساتھ ملاؤ تو اسم فاعل سماعی بن جائیگا۔ جیسے افشاں۔ خیزاں۔

علامت پنجم:۔ الف ہے یہ بھی امر حاضر کیساتھ ملے تو اسم فاعل سماعی بنجائیگا جیسے دانا۔ بینا۔

علامت ششم:۔ آر ہے یہ کبھی امر حاضر کیساتھ ملتا ہے جیسے پرستار۔ اور کبھی ماضی کے ساتھ۔ جیسے خریدار۔ نمودار۔

ف ۱: کبھی خود امر کا صیغہ اسم فاعل سماعی کے معنی دیتا ہے جیسے زار یدن سے زار

ف ۲: عربی کا اسم فاعل جو فاعل کے وزن پر اور وہ بھی فارسی میں بہت آتا ہے۔ جیسے کاتب۔ عالم۔

سبق (۳۷) اسم مفعول سماعی

اسم مفعول سماعی کا بھی کوئی قاعدہ مقرر نہیں۔ محض سنتے سناتے صیغے استعمال میں آتے ہیں جیسے فرزآگند۔ پامال۔ مصلحت آمیز۔ بریاں۔ گرفتار۔ گزیں۔ یہ سب اسم مفعول سماعی ہیں۔

ان مثالوں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ

کبھی ایک اسم اور ایک ماضی کا صیغہ ملنے سے اسم مفعول سماعی بنجاتا ہے جیسے فرزآگند۔

کبھی ایک اسم اور ایک امر ملنے سے اسم مفعول سماعی بنجاتا ہے جیسے پامال مصلحت آمیز دل پذیر۔ کبھی امر حاضر کے آخر الف و نون لگا دیتے ہیں جیسے برشتن سے بریان۔
کبھی ماضی مطلق کے آخر آر لگاتے ہیں جیسے گرفتن سے گرفتار۔
کبھی خود امر حاضر کا صیغہ اسم مفعول کے معنی دیتا ہے جیسے گزیدن سے گزیں۔

سبق (۳۸) اسم تفضیل

اسم تفضیل وہ اسم مشتق ہے جس سے یہ معلوم ہو کہ فاعل اپنے کام میں سب سے زیادہ ہے۔
اسم تفضیل فارسی میں اسطرح بنتا ہے کہ اسم فاعل کے آخر تر لگا دیں جیسے پرورندہ تر۔ زیادہ پالنے والا اور جمع کے لئے آخر میں الف و نون زیادہ کرتے ہیں جیسے پرورندہ تران۔
اُردو میں اسم تفضیل اسطرح بنتا ہے کہ اسم فاعل کے اوّل لفظ زیادہ لگا دیں جیسے زیادہ پالنیوالا۔ اور جمع کیلئے اسکے آخر کے الف کو یائے مجہول سے بدلدینگے جیسے زیادہ پالنیوالے۔

سبق (۳۹) اسم ظرف و اسم آلہ

اسم ظرف وہ اسم مشتق ہے جس سے کام کے ہونے کا وقت یا جگہ سمجھی جائے۔ اگر کام کی جگہ معلوم ہو تو۔ اسم ظرف مکان ہے اور اگر وقت معلوم ہو تو اسم ظرف زمان ہے۔
ظرف مکان بنانیکا طریقہ یہ ہے کہ امر واحد حاضر کے شروع میں اسم لگا دو جیسے زرخیز۔ یعنی جائے خاستن زار۔ اور کبھی حاصل مصدر پر گاہ لگانے سے بنتا ہے جیسے آرام گاہ۔ آرام کی جگہ۔ پرورش گاہ، پالنے کی جگہ۔ اور اگر اسم ظرف زمانی ہے تو گاہ کے معنی وقت کے لگیں گے جیسے سحر گاہ۔ صبح کا وقت۔ اسم آلہ:۔ وہ اسم ہے جو کام کا واسطہ یعنی اوزار۔ ہو اور وہ بھی امر و اسم کے ملنے سے بنتا ہے جیسے فتیل سوز۔ یعنی آلہ سوختن فتیلہ یعنی جلانے کا اوزار۔ زرکوب سونا کوٹنے کا آلہ۔ ف:۔ عربی کا اسم ظرف مُفْعَل مُفْعَلَۃ۔ کے وزن پر جیسے مکتب۔ مدرسہ اور اسم آلہ مِفْعَل و مِفْعَال کے وزن پر جیسے مجمر، مقراض فارسی میں بہت مستعمل ہے۔

سبق (۴۰) حاصل مصدر

حاصل مصدر کے معنی ہیں مصدر کا نتیجہ خلاصہ۔ پس جو اسم اس معنی پر دلالت کرے وہ حاصل مصدر اور یہ چند صورتوں سے مستعمل ہوتا ہے۔

۱۔ اکثر تو یہ ہے کہ امر حاضر کے آخر میں ش زیادہ کرتے ہیں جیسے پرورش آراستن سے آرایش۔

۲۔ کبھی خود امر کا صیغہ حاصل مصدر جیسے آرامیدن سے آرام۔

۳۔ کبھی ماضی مطلق کا صیغہ حاصل مصدر کے معنی دیتا ہے جیسے افتادن سے افتاد

۴۔ کبھی ماضی و امر دونوں ملکر حاصل مصدر کے معنی دیتا ہے جیسے گفتگو۔ جستجو۔

۵۔ کبھی ماضی کے آخر ار۔ یا ی بڑھا دیتے ہیں جیسے گفتار۔ آمدنی۔

۶۔ کبھی اسم مفعول کی ہ کو حرف گ سے بدلکر ی سے بدلدیتے ہیں جیسے افسردن کا افسردگی۔

۷۔ کبھی امر حاضر کے آخر میں اک لگا دیتے ہیں جیسے پوشاک۔

۸۔ کبھی امر حاضر کے آخر میں زیر دیکر ی لگاتے ہیں جیسے آگاہیدن سے آگاہی۔

۹۔ کبھی امر حاضر کے آخر میں الف اور لفظ ی لگاتے ہیں جیسے پذیرفتن سے پذیرائی۔

۱۰۔ کبھی امر حاضر کے آخر ہ آتی ہے جیسے اندیشیدن سے اندیشہ۔

۱۱۔ کبھی ایک اسم اور ایک امر حاضر ملکر حاصل مصدر بنتا ہے۔ جیسے قدمبوس۔

۱۲۔ کبھی امر حاضر کے آخر میں الف لگتی ہے۔ جیسے پوئیدن سے پویا۔

نحو فارسی

جدید مصدر فیوض حصہ دوم

سبق (۱) ترکیب و مرکب

دو کلموں کو آپس میں ملانیکو ترکیب کہتے ہیں اور مرکب وہ لفظ ہے جو دو یا زیادہ کلموں کو جوڑ کر بنایا جائے اسکی دو قسمیں ہیں۔ مفید یا کلام تام - غیر مفید یا کلام ناقص۔

مرکب مفید یا کلام تام :۔ وہ ہے کہ کہنے والا اپنی بات کہہ چکے تو سننے والے کو گذشتہ واقعہ کی خبر یا کسی بات کی طلب معلوم ہو جیسے رفت زید ۔ بکر نیک ست ۔ آب بیار ۔
مرکب غیر مفید یا کلام ناقص :۔ وہ ہے کہ جب کہنے والا بات کہہ چکے تو سننے والے کو اس سے کوئی فائدہ خبر یا طلب کا حاصل نہ ہو جیسے غلام زید ۔ مرد نیک ۔ مرکب مفید یا کلام تام کو جملہ بھی کہتے ہیں اور جملہ کی دو قسمیں ہیں جملہ فعلیہ جملہ یا اسمیہ ۔ ف :۔ جملہ ہمیشہ دو اسم یا ایک اسم اور ایک فعل سے بنتا ہے یا تقدیراً ۔ نیز ہر ایک جملہ میں دو جزء ضرور ہوتے ہیں ایک مسند ۔ دوسرا مسند الیہ
مسند :۔ وہ ہے جس کو دوسرے کی طرف نسبت کریں اور اس کو محکوم بہ کہتے ہیں۔
مسند الیہ :۔ وہ ہے جسکی طرف کسی اسم یا فعل کی نسبت کریں اور اسکو محکوم علیہ بھی کہتے ہیں اور انکے درمیان کے علاقہ کا نام نسبت حکمیہ اور اسناد ہے ۔ اسم مسند اور مسند الیہ دونوں ہو سکتا ہے ۔ اور فعل ہمیشہ مسند ہوتا ہے ۔ اور حرف نہ مسند ہوتا ہے نہ مسند الیہ ۔

سبق (۲) جملہ فعلیہ

جملہ فعلیہ وہ جملہ ہے کہ فعل و فاعل ملکر بات پوری ہو پس اگر فعل لازم ہے تو فعل صرف فاعل کیساتھ ملکر جملہ فعلیہ ہو جائیگا ۔ جیسے رفت زید ۔ رفت فعل ۔ زید فاعل ۔ فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہوا اور اگر فعل متعدی ہے تو فعل ۔ فاعل اور مفعول کیساتھ ملکر جملہ فعلیہ ہوگا جیسے زد زید عمر را ۔ زد فعل ۔ زید فاعل ۔ عمر مفعول ۔ را علامت مفعول ۔ فعل متعدی اپنے فاعل و مفعول کیساتھ ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔

سبق (۳) جملہ خبریہ و انشائیہ

جملہ فعلیہ کی دو قسمیں ہیں ۔ جملہ خبریہ ۔ جملہ انشائیہ ۔
جملہ فعلیہ اگر ماضی مضارع ہو تو اس کو جملہ فعلیہ خبریہ کہتے ہیں اور اگر فعل امر نہی ہو تو اس کو جملہ انشائیہ کہتے ہیں جیسے بیا ۔ میا کہ اسمیں فاعل ضمیر واحد حاضر محذوف ہے ۔
ف [1] فعل ناقص اپنے اسم خبر کیساتھ ملکر جملہ ہوتا ہے جیسے بود زید دانا ۔ بود فعل ناقص زید

اسم دانا خبر۔ بود اپنے اسم و خبر ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔

ف ۲: گفتن کے مشتقات اپنے فاعل و مفعول و مقولہ کیساتھ ملکر جملے ہوتے ہیں جیسے گفتمش در چشم بنشیں۔ گفتم فعل با فاعل۔ ش مفعول بہ در چشم بنشیں۔ جملہ فعلیہ مقولہ ہے گفتم کا۔ گفتم فعل با فاعل مفعول اور مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔

ف ۳: کبھی جملہ مقولہ پر کاف بھی لاتے ہیں۔ جیسے گفتم کہ گلے بچینیم از باغ۔ اس کاف کو کاف مرحلہ یا کاف بیانیہ کہتے ہیں اور اس کاف کے بعد کا جملہ بیان ہے ایک محذوف کا یعنی گفتم این کہ بچینم از باغ۔ میں نے یہ بات کہی کہ باغ سے ایک پھول چنوں۔

سبق (۴) فعل محذوف

جملہ فعلیہ میں کسی قرینہ کی وجہ سے فعل حذف کیا جاتا ہے (۱) سوال کے جواب میں جیسے کوئی کہے کہ آمد۔ کون آیا اسکے جواب میں کہیں زید۔ یعنی آمد زید۔ تو جواب میں آمد محذوف ہے صرف زید کہنا کافی ہوگیا۔ اور کبھی فعل و فاعل دونوں محذوف ہوتے ہیں جیسے کوئی کہے زید کرا زد۔ زید نے کس کو مارا۔ اس کے جواب میں کہا جاتے بکر را یعنی زد زید بکر را۔

ترکیب:۔ اسطرح ہے زد فعل۔ زید فاعل یہ دونوں جواب سے محذوف ہیں بکر مفعول مذکور ہے علامت مفعول۔ فعل محذوف اور مفعول مذکور کیساتھ ملکر جملہ فعلیہ ہوا (۲) جس جگہ ابتدا کے معنی میں ہو جیسے ع بنام جہاندار جان آفرین میں ابتدا مسکم محذوف ہے (۳) جس جگہ ب قسم کے معنی میں ہو جیسے بخدائے کریم یعنی قسم می خورم بخدائے کریم یہ جملہ بغیر دوسرے جملہ کے تمام نہیں ہوتا۔ دوسرے جملہ کو جواب قسم کہتے ہیں۔ جیسے ع بنام ایزد عجیب ارزاں خریدم۔ یعنی قسم میخورم بنام ایزد کو عجب ارزاں خریدم یوسف را یعنی خدا کے نام کی قسم کھاتی ہوں کہ میں نے یوسف کو سستا خریدا۔ قسم می خورم جملہ محذوف ہے

ترکیب:۔ خریدم فعل با فاعل یوسف مفعول محذوف۔ عجیب ارزاں حال ہے فعل محذوف کا۔ فعل با فاعل مفعول محذوف کیساتھ ملکر جملہ ہوکر جواب ہوا قسم کا۔ قسم جواب قسم کیساتھ ملکر جملہ قسمیہ ہوا (۴) ندا و منادیٰ میں فعل محذوف ہوتا ہے۔ منادیٰ وہ ہے جس کو بلایا جائے

پکارا جاتے جیسے اے زید یعنی ی خواہم زید را. میں زید کو بلاتا ہوں اس مثال میں اسے حرف ندا کا اور زید منادی ملکر جملہ فعلیہ کے قائم مقام ہے اسمیں فعل کے معنی پائے جاتے ہیں۔ اور یہ جملہ بھی بغیر دوسرے جملہ کے تمام نہیں ہوتا۔ دوسرے جملہ کو ندا کہتے ہیں جیسے اے کریم کرم کن۔ ترکیب: اسطرح ہے اے حرف ندا کریم منادی ملکر جملہ فعلیہ کے قائم مقام ہوا۔ کن فعل با فاعل۔ کرم مفعول۔ فعل با فاعل۔ مفعول کیساتھ ملکر جواب ہوا ندا کا نداد جواب ندا ملکر جملہ ندائیہ ہوا۔

کبھی۔ اے ندا بھی محذوف ہوتا ہے ع بیا می رہا کن اشر مساری یعنی بیا آے جامی۔ اور کبھی منادی محذوف ہوتا ہے جیسے ع اے بذاتِ تو مزین مُسند پیغمبری۔ یعنی اے آنکہ بذات تو مسند پیغمبری مزین ست۔ اسمیں لفظ آں منادی محذوف ہے۔

(۵) جملہ دعائیہ میں بھی فعل محذوف ہوتا ہے جیسے چشم بد دور۔ یعنی چشم بد دور باد۔ بُری نظر دور ہو جیو۔ چشم بد اسم ہے باد کا اور باد مخفف ہے بواد کا بواد اصل میں بُوَد مضارع کا صیغہ ہے فعل ناقص جب اسمیں الف دعا کا آیا تو بواد ہوگیا۔ جو یہاں سے محذوف ہے دور اسکی خبر ہے باد فعل مضارع محذوف اسم و خبر کیساتھ ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔"

سبق (۵) جملہ اسمیہ

جملہ اسمیہ وہ اسم ہے کہ جو دو اسموں سے بنے جس اسم سے جملہ کی ابتدا ہوتی ہے اسکو مبتدا کہتے ہیں اور دوسرے اسم کو جو پہلے کی خبر دیتا ہے۔ خبر کہتے ہیں۔ مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوتا ہے اور اس جملہ میں ایک حرف ربط لفظوں میں یا معنی میں ہوتا ہے اس حرف کو واسطہ کہتے ہیں جیسے زید نیک ست و عمرو بد۔ زید نیک ہے اور عمرو بد۔ زید مبتدا نیک خبر ہے کہ وہ زید کی حال کی خبر دیتا ہے کہ وہ نیک ہے۔ است حرف ربط مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا اسیطرح عمرو مبتدا۔ بد خبر۔ است حرف ربط محذوف ہے لیکن معنی میں اسکا لحاظ ضروری ہے اصل یوں ہے کہ عمرو بد ست۔ عمرو مبتدا۔ بد خبر کیساتھ ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ف: جملہ اسمیہ کی اگر زیادہ وضاحت منظور ہو تو یوں سمجھو کہ اسمیں ایک شخص یا چیز کی

اس طرح خبر دی جاتی ہے کہ یہ شخص ایسا ہے یا یہ چیز ایسی ہے تو شخص یا چیز کو مبتدا سمجھو اور ایسا یا ایسی کی جگہ جو کلمہ ہو اس کو خبر جانو۔ ف ۲: ایک پہچان جملہ اسمیہ کی یہ بھی ہے کہ مبتدا کے ساتھ کیا ہے۔ ملادیں جو اس کا جواب ہوگا وہ خبر ہوگی۔ اور خبر کے ساتھ لفظ کون ہے۔ ملاؤ جو اس کا جواب ہوگا اس کو مبتدا سمجھو۔ جیسے زید نیک ست تو جب پوچھیں گے زید کیسا ہے تو جواب یہ ہی ہوگا کہ نیک ہے تو معلوم ہوا کہ لفظ نیک خبر ہے۔ اور جب پوچھیں گے کہ نیک کون ہے زید۔ تو زید مبتدا ہوا۔ ف ۳: مبتدا کو کسی قرینہ کی وجہ سے حذف کرتے ہیں۔ جیسے کوئی پوچھے رستم پسر کیست اور اس کے جواب میں کہا جاتے پسر زال ست تو یہاں سے رستم محذوف ہے اصل عبارت یوں ہے رستم پسر زال ست اور جیسے دُزد۔ دُزد یعنی ایں ست دزد۔ ایں مبتدا محذوف۔ است حرف ربط دزد خبر۔ ایسے ہی کبھی خبر بھی محذوف ہوتی ہے جیسے زید در خانہ موجود ست۔ تو موجود خبر محذوف ہے۔ ف ۴: حرف نہ مبتدا ہوتا ہے نہ خبر اور فعل خبر ہوتا ہے مبتدا نہیں ہوتا اور اسم مبتدا بھی ہوتا ہے خبر بھی اور جب جملہ خبر ہو تو اس میں ایک ضمیر کا ہونا ضروری ہے جو اسم کی طرف پھرتی ہو جیسے زید پدرش نیک ست اس کی ترکیب اس طرح ہے زید مبتدا اول ثانی مضاف۔ ضمیر ش (جو پھرتی ہے زید کی طرف) مضاف الیہ نیک خبر۔ است ربط۔ مبتدا ثانی خبر کے ساتھ جملہ اسمیہ ہوکر خبر ہوا مبتدا اول زید کا۔ زید مبتدا خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔

سبق (۶) حرف ربط

حرف ربط چھ ہیں۔ ست۔ ند۔ ی۔ ید۔ م۔ یم۔

اور یہ اکثر خبر کے بعد آتے ہیں۔ اور واحد و جمع ہونے میں ضمیر کے مطابق ہوتے ہیں جیسے جاہل ست یہ واحد کی مثال ہے اور مرد ماں عاقل اند یہ جمع کی مثال ہے اور خبر کے آخر میں الف یا ہ ہو تو حرف ربط سے پہلے الف زائد لگاتے ہیں۔ جیسے کتاب بے بہا ست و نقوش دیرینہ اند۔

چھ صیغے	مبتدا خبریہ کلمہ کہ آخرش ہائے مختفی نیست	مبتدا خبریہ کلمہ کہ آخرش ہائے مختفی ہست	علامت فارسی	علامت ہندی
واحد غائب	خدا کریم ست	خدا بخشندہ است	است	ہے
جمع غائب	جوانان خرمند یعنی خرم اند	جوانان خستہ اند	اند	ہیں
واحد حاضر	تو سروری	تو پسندیدۂ	ای	ہے
جمع حاضر	شما سرورید	شما پسندیدہ اید	اید	ہو
واحد متکلم	من گنہگارم	من بندہ ام	ام	ہوں
جمع متکلم	ما گنہگاریم	ما بندہ ایم	یم	ہیں

سبق (۷) جملہ خبریہ انشائیہ

جملہ اسمیہ و فعلیہ میں سے ہر ایک کی دو قسمیں ہیں۔ خبریہ[1]۔ انشائیہ[2]۔
جملہ خبریہ اس جملہ کو کہتے ہیں جسکے، کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہہ سکیں پس جملہ خبریہ میں ایک واقعہ کا ہونا ضروری ہے جسکے سچے یا جھوٹے ہونیکا یقین کیا جا سکے جیسے زید دانا ست۔
جملہ انشائیہ[2] وہ جملہ ہے جس سے کہنے والے کی محض ایک غرض معلوم ہوتی ہے جھوٹ سچ کو اس میں کوئی دخل نہیں ہوتا جملہ انشائیہ کی نو قسمیں ہیں
اول امر جیسے بزن۔ دوم[2] نہی جیسے مزن۔ سوم[3] تمنی جیسے کاش عالم شدے۔ چہارم[4] ندا جیسے ای کریم کرم کن۔ پنجم[5] قسم بخدا اردیت نہ بینم۔ ششم[6] تعجب جیسے چہ گویا ست۔ ہفتم[7] استفہام جیسے چہ می کنی۔ ہشتم[8] عرض یعنی کسی کام کام کا شوق دلانا۔ جیسے پیش من چرا نمی آئی۔ نہم[9] عقود یعنی معاملات دادستد میں جو جملے مستعمل ہیں جیسے بائع کہے بہ شش فروختم۔ مشتری کہے بہ پنج خریدم۔

سبق (۸) اقسام بلحاظ ترکیب

ترکیب کے اعتبار سے جملہ کی کئی قسمیں ہیں۔

مستانفہ:۔ جو ابتدائے کلام میں واقع ہو جیسے علم خزینہ ایست عقل۔ معترضہ جو مبتدا وخبر یا فاعل وفعل کے درمیان واقع ہو اور اصل مضمون سے اسکا کچھ تعلق نہ ہو، جیسے یار من چشم بد دور خوب ست۔ تو اس میں چشم بد دور جملہ معترضہ ہے۔ جملہ بیانیہ۔ جو پہلے کلام کی تفسیر کرتا ہے اس جملہ پر کاف بھی آتا ہے جس کو بیانیہ کہتے ہیں اور یہ جملہ جس اسم کا بیان ہوتا ہے۔ اس کو مبیّن کہتے ہیں پس اگر یہ جملہ مبیّن کی ذات کا بیان ہو تو اس سے مبتدا کا حذف کرنا اولیٰ ہے جیسے کجا رفت یار یکہ جان من ست "یعنی کجا رفت یار یکہ او جان من ست یہاں او مبتدا محذوف ہے۔ اور اگر مبیّن کے متعلق کا بیان ہو تو مبتدا کو حذف نہیں کرتے بلکہ اس جملہ میں ایک ضمیر لاتے ہیں جو مبین کی طرف پھرتی ہے جیسے رفیق من سوار ست کہ اسپش کمیت ست یہاں اسپش مبتدا ہے اور ضمیر شین گی سوار کیطرف پھرتی ہے اور اسمیں اسپ کا بیان ہے جو سوار کا متعلق ہے سوار کی ذات کا بیان نہیں ہے یہ مثال جملہ بیانیہ اسمیہ کی ہے اور یہ جملہ فعلیہ بھی ہوتا ہے جیسے شنیدم کہ شاپور دم در کشید یعنی شنیدم اینکہ شاپور دم در کشید۔ یہاں این محذوف مبیّن ہے اور، کہ شاپور دم در کشید" جملہ فعلیہ بیان ہے۔

قسمیہ:۔ جو قسم و جواب قسم سے بنتا ہے جیسے ع بنام ایزد اسپ ارزاں خریدم۔

شرطیہ:۔ دو جملوں سے پورا ہوتا ہے پہلے جملہ کو شرط اور دوسرے جملہ کو جزا کہتے ہیں۔ جیسے اگر رفتی جاں بسلامت بردی یعنی اگر تو گیا جان سلامت لے گیا۔

ترکیب:۔ اسطرح ہے اگر حرف شرط۔ رفتی فعل بافاعل جملہ فعلیہ ہوا۔ بردی فعل بافاعل جان مفعول۔ بسلامت متعلق فعل بافاعل مفعول و متعلق کیساتھ ملکر جزا ہوئی۔ شرط و جزا ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔ کبھی شرط کی جزا محذوف ہوتی ہے جیسے ع تراگر با نفا یارائے جنگ ست اسیں جزا "بجنگ" امر حاضر محذوف ہے یعنی اگر تجھکو حکم خدا کیساتھ لڑائی کی طاقت ہے تو لڑ۔ ف:۔ جملہ شرطیہ میں حروف شرط میں سے ایک ہوتا ہے۔ اگر۔ گر۔ ار۔ چوں۔ چو۔

ان کے علاوہ وقتیکہ۔ روزیکہ۔ ہنگامیکہ۔ جس جملہ میں آتے ہیں اسمیں شرط کے معنی پائے جاتے ہیں۔ یعنی وہ جملہ شرطیہ ہو گا۔
معللّہ۔ جو پہلے کلام کا سبب ہو جیسے ازانجا واپس آمدم کہ خوف وزداں بود۔
معطوفہ:۔ جیسے زید آمد و خالد رفت۔
ندائیہ:۔ جو ندا و جواب ندا سے مرکب ہو جیسے اے کریم کرم کن۔
دعائیہ:۔ جیسے عمرت دراز باد۔

سبق (۹) مرکّب اضافی

مرکب مفید یا کلام ناقص کی چار قسمیں ہیں۔ (۱) اضافی (۲) توصیفی (۳) امتزاجی (۴) غیر امتزاجی
مرکب اضافی:۔ وہ ہے کہ جسمیں اضافت پائی جائے اور اضافت ایک کلمہ کو دوسرے کلمہ کی طرف نسبت کرنے کو کہتے ہیں اور فارسی میں اکثر مضاف پہلے اور مضاف الیہ اس کے بعد آتا ہے اور اس قسم کی اضافت کو اضافت معنوی کہتے ہیں اور اس اضافت میں مضاف پہ کسرہ ہوتا ہے جیسے غلام زید میں غلام کے میم کو کسرہ ہے اور جس اضافت میں مضاف الیہ مضاف پر مقدم ہو اسے اضافت مقلوب کہتے ہیں جیسے جہاں شاہ یعنی شاہ جہاں معنی دونوں کے ایک ہیں اور جیسے پیران پیر یعنی پیر پیراں یہاں بھی دونوں کے ایک معنی ہیں۔
ف[۱]:۔ اضافت میں کسرہ حذف کرنا درست نہیں مگر صاحب کی اور سر کی اضافت میں کسرہ نہ پڑھنا فصیح ہے جیسے صاحبدل۔ سرہوش۔ کسرہ نہ پڑھنے کو فکّ اضافت کہتے ہیں۔
ف[۲]:۔ جس اسم کے آخر الفؔ یا واوؔ ہوتا ہے اس میں اضافت کے وقت ایک یےؔ بڑھا دیتے ہیں جیسے دانائے روزگار۔ خوئے دوست۔
ف[۳]:۔ جس اسم کے آخر ہا ہو تو اس ہ کو ہمزہ سے بدل دیتے ہیں جیسے گوشۂ تنہائی۔ خوشۂ انگور کئی جگہ مضاف پر کسرہ نہ پڑھنا واجب ہے۔
ایک[۱] اضافت مقلوب میں دوسرے[۲] جبکہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ ہو جیسے غلامت غلام۔ غلامش۔ یہاں مضاف کو فتحہ پڑھنا واجب ہے۔ تیسرے[۳] جب مضاف الیہ کے

ف ۳ـ اگر مضاف مضاف الیہ میں کچھ تعلق یا لگاؤ ہوتا ہے تو اس کو اضافت حقیقی کہتے ہیں جیسا کہ ان ساتوں اضافتوں میں کچھ نہ کچھ تعلق مضاف اور مضاف الیہ میں پایا جاتا ہے۔ جیسے اضافت تخصیصی میں خصوصیت کا تعلق اور اضافت تملیکی میں ملکیت کا تعلق ہو۔

اسیطرح ہر اضافت میں کچھ نہ کچھ تعلق ضرور ہوتا ہے اور اس تعلق سے ہی اضافت کا نام رکھا گیا ہے۔ اور اگر مضاف مضاف الیہ میں کوئی تعلق نہ ہو تو اسکو اضافت مجازی کہتے ہیں۔ جیسے سر ہوش و پائے فکر شاعر نے اپنے خیال میں ہوش و فکر کو ایک شخص سر اور پاؤں والا قرار دیا؟ ورنہ حقیقت میں سر اور پاؤں کو ہوش و فکر کیساتھ کوئی تعلق نہیں۔

سبق (۱۳) مرکب وصفی

مرکب وصفی وہ ہے کہ جہاں ایک اسم موصوف ہو اور دوسرا اسم اسکی صفت ہو تو یوں سمجھو کہ موصوف صفت سے ملکر مرکب وصفی بنتا ہے۔ موصوف وہ ہے جسکی برائی یا بھلائی بیان کیجائے اور صفت وہ ہے جو کسی کی برائی بھلائی بتائے موصوف صفت کو مثل مضاف مضاف الیہ کے پڑھتے ہیں اور موصوف جب صفت سے مقدم آتا ہے تو اسکے آخر کسرہ لاتے ہیں اور اسکو صفت مستوی کہتے ہیں۔ جیسے مرد نیک اور جب موصوف صفت سے بعد میں آئے تو کسرہ نہیں لاتے جیسے نیک مرد اور یہ صفت مقلوب کہلاتی ہے۔ اور اگر کئی اسموں کو مضاف یا موصوف کرتے ہیں تو صرف آخری اسم پر کسرہ پڑھنا کافی ہے۔ جیسے شتر و اسپ و پیل زید۔ یہ مرکب اضافی کی مثال ہے اور شتر و اسپ و پیل فربہ یہ مرکب وصفی کی مثال ہے تو دونوں مثالوں میں صرف آخری اسم پیل پر کسرہ پڑھنا کافی ہے۔ صفت اپنی ذات کے اعتبار سے تین درجہ کی ہوتی ہے ادنیٰ جیسے شیریں (میٹھا) اوسط جیسے شیریں تر (بہت میٹھا) اعلیٰ جیسے شیریں ترین (سب سے میٹھا)

اور موصوف کے اعتبار صفت دو طرح کی ہوتی ہے ایک صفت بحال موصوف دوسری صفت بحال متعلق موصوف۔ صفت بحال موصوف وہ ہے جس سے خود موصوف کی بھلائی یا برائی معلوم ہو جیسے مرد نیک۔ صفت بحال متعلق موصوف وہ ہے جو موصوف کے متعلق چیز کی بھلائی برائی بیان کرے جیسے مرد نوش لباس۔ یعنی مراد اچھے لباس والا تو اسیں نفظ

ف :- جب ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ ہو تو ضروری نہیں کہ وہ مضاف سے ملی ہوئی ہو بلکہ مضاف سے آگے پیچھے ہونا بھی جائز ہے اور یہ استادوں کے کلام میں بہت زیادہ پایا جاتا ہے جیسے سعدیؒ کے اس مصرعہ میں ع برانگیختم خاطر از شام و روم۔
یعنی میرا دل شام و روم سے اٹھایا۔ تو برانگیختم کا جو میم (ضمیر مجرور متصل) ہے وہ مضاف الیہ ہے خاطر کا۔ برانگیخت خاطرم از شام و روم۔
ف :- اگر کسی جگہ اضافت در اضافت ہو یعنی مضاف پر ایک مضاف اور ہو تو اردو ترجمہ میں بھی حسب قاعدہ مذکورہ ایک علامت اضافت کی اور زیادہ ہو جائیگی۔ جیسے اسپ غلامِ زید۔ زید کے غلام کا گھوڑا۔ اسپ غلام من۔ میرے غلام کا گھوڑا۔ اسپ غلام خود۔ اپنے غلام کا گھوڑا۔

سبق (۱۱) مضاف و مضاف الیہ کی پہچان

اردو میں جو علامتیں اضافت کی بیان کی گئی ہیں انہیں سے جس علامت کو اسم کیساتھ دیکھو اسی کو مضاف الیہ سمجھو۔ جیسے غلام زید۔ زید کا غلام تو یہاں کا، علامت اضافت زید کیساتھ ہے تو زید ہی مضاف الیہ ہوا ایسے ہی غلام من۔ میرا غلام اسمیں میرا مضاف الیہ ہوا۔ بسبب را، علامت کے۔ اور غلام خود اپنا غلام۔ اسمیں اپنا مضاف الیہ ہے بسبب نا علامت اضافت کے۔ جب مضاف الیہ معلوم ہو جاتے تو اسپر لفظ کیا زیادہ کرو جو اسکا جواب آئے اسے مضاف سمجھو۔ جیسے کیا زید کا تو اسکا جواب غلام ہوگا تو معلوم ہوا کہ غلام مضاف ہے ایسے ہی مالِ خود اپنا مال جب اردو ترجمہ میں نا علامت اضافت اپنا کیساتھ ہے۔ تو معلوم ہوا کہ خود مضاف الیہ ہے تو اس کے اردو ترجمہ اپنا کیساتھ لفظ کیا زیادہ کیا اور کیا پوچھا کہ کیا اپنا۔ تو جواب یہی ہوگا کہ مال پس مال مضاف الیہ ہوا۔

سبق (۱۲) اقسام اضافت

اضافت کی سات قسمیں ہیں۔ تخصیصی[۱]۔ تملیکی[۲]۔ توضیحی[۳]۔ بیانی[۴]۔ تشبیہی[۵]۔ ابنی[۶]۔ ظرفی[۷]۔

اضافت تخصیصی:۔ یہ ہے کہ مضاف الیہ کیواسطے خاص کیا جائے جیسے یار من یعنی خاص میرا یار
اضافت تملیکی:۔ یہ ہے کہ مملوک کو مالک کیطرف مضاف کریں جیسے قصرِ شاہ۔ اسپ امیر
اضافت توضیحی:۔ یہ ہے کہ مضاف کو مضاف الیہ واضح کردے جیسے شہر بریلی دریائے گنگ۔ درخت انار۔

اضافتِ بیانی:۔ یہ ہے کہ مضاف الیہ مضاف کا بیان ہو جیسے میخ آہن۔ ورق نقرہ۔ تخت چوب۔ اس اضافت میں مضاف الیہ مضاف کی حقیقت اور مادہ ہوتا ہے یعنی اصل مضاف الیہ ہوتا ہے صرف اسکی موجودہ صورت مضاف سے ظاہر ہوتی ہے جیسے آہن کی صورت میخ سے اور نقرہ کی صورت ورق سے اور چوب کی صورت تخت سے ظاہر ہوتی ہے
اضافتِ تشبیہی:۔ تشبیہ کے معنی ہیں ایک چیز کو دوسری چیز کے مانند کرنا یعنی یہ کہنا کہ یہ چیز فلاں چیز جیسی ہے یہ آنکھ نرگس جیسی ہے جس کو تشبیہ دیتے ہیں اس کو مشبہ اور جس چیز سے تشبیہ دیتے ہیں اس کو مشبّہ بہ کہتے ہیں۔
اضافتِ ابنی:۔ یہ ہے کہ بیٹے کے نام کو باپ کے نام کی طرف مضاف کریں جیسے بوعلی سینا یعنی بوعلی بن سینا۔
اضافتِ ظرفی میں ظرف کو مظروف کی طرف مضاف کرتے ہیں۔ مظروف وہ ہے جو ظرفِ مکان یا زمان میں واقع ہو ظرف مکان کی مثال جیسے آب دریا میں آب مظروف مضاف۔ دریا ظرف مکان مضاف الیہ۔ ایسے ہی ساکن شہر اسمیں ساکن مظروف مضاف۔ اور شہر ظرف مضاف الیہ ہے۔
ظرفِ زمان کی مثال جیسے سردی۔ زمستاں لفظ سردی مظروف مضاف ہے اور زمستان ظرفِ زمان مضاف الیہ ہے۔
ف ۱:۔ اضافت سے یہ فائدہ ہے کہ اگر مضاف الیہ معرفہ ہوتا ہے تو اضافت میں مضاف بھی معرفہ ہو جاتا ہے جیسے غلام زید تو اس صورت میں غلام معرفہ ہے اور اگر مضاف الیہ ہوتا ہے تو اضافت سے مضاف میں خصوصیت آجاتی ہے جیسے غلام مرد۔ مرد کا غلام۔ عورت کا نہیں۔

آخر اضافت کی علامت راؔ ہو جیسے غلامِ زید۔ زید را نیستم غلام۔ یعنی غلام زید نیستم۔ تو غلام ہستی زید را۔ یعنی تو غلام زید ہستی۔

سبق (۱۰) علامات اضافات اردو میں

اردو میں علاماتِ اضافت نو ہیں۔ راؔ۔ رےؔ۔ ریؔ۔ ناؔ۔ نےؔ۔ نیؔ۔ کاؔ۔ کےؔ۔ کیؔ۔

اور یہ علامتیں مضاف اور مضاف الیہ کے اعتبار سے ہیں کیونکہ مضاف بھی تین طرح کا ہوتا ہے اور مضاف الیہ بھی تین طرح کا۔

تین مضاف یہ ہیں۔ واحد مذکر۔ جمع مذکر۔ مؤنث۔ (واحد ہو یا جمع) تین مضاف الیہ یہ ہیں۔ ضمیر مخاطب یا متکلم تو۔ شما۔ من۔ لفظ خود یا خویش۔۔۔ یا تائے فوقانی جو خود کے معنی میں ہو اور وہ ضمیر غائب (واحد یا جمع) یا کوئی اسم ظاہر ہو۔ پس جب تینوں مضاف کو تینوں مضاف الیہ کیساتھ ملاؤ گے تو نو صورتیں بنجائیں گی جیساکہ اس نقشہ سے ظاہر ہے۔

اقسام مضاف	اقسام مضاف الیہ	علامت اضافت	مثال
واحد مذکر۔ غلام	من و تو	را	غلام من غلام تو میرا غلام تیرا غلام
جمع مذکر۔ غلامان	"	رے	غلامان من۔ غلامان تو میرے غلام۔ تیرے غلام
مؤنث۔ کتاب	"	ری	کتاب من کتاب تو میری کتاب۔ تیری کتاب
واحد مذکر۔ غلام	خود۔ خویش	نا	غلام خود۔ غلام خویش اپنا غلام
جمع مذکر۔ غلامان	"	نے	غلامان خود۔ غلامان خویش اپنے غلام
مؤنث۔ کتاب	"	نی	کتاب خود۔ کتاب خویش اپنی کتاب
واحد مذکر۔ غلام	ضمیر غائب۔ اسم ظاہر	کا	غلام او۔ غلام زید اسکا غلام۔ زید کا غلام
جمع مذکر۔ غلامان	"	کے	غلامان او۔ غلامان زید اسکے غلام۔ زید کے غلام
مؤنث۔ کتاب	"	کی	کتاب او کتاب زید اسکی کتاب۔ زید کی کتاب

خوش مرد کی صفت نہیں ہے۔ بلکہ لباس اس کی صفت ہے جو مرد سے تعلق رکھتا ہے اور
ایسی صورت میں صفت مقلوب لاتے ہیں یعنی بجائے لباس خوش کے خوش لباس کہا گیا۔
اور زن خوب رو۔ عورت اچھی صورت والی۔ یہاں بھی بجائے رو ئے خوب کے خوبرو کہا
گیا۔ کیونکہ یہاں لفظ خوب زن کی صفت نہیں ہے۔ بلکہ رو کی صفت ہے جو زن سے تعلق
رکھتا ہے خوب سمجھو۔

سبق (۱۴) صفت کا مفرد یا مرکب ہونا

واضح ہو کہ صفت کبھی مفرد ہوتی ہے جیسے مرد دانا، پسر نیک۔ اور کبھی مرکب آتی ہے اور مرکب
کی کئی صورتیں ہیں ایک یہ کہ صفت مرکب اضافی ہو جیسے مرد دانائے زماں۔ مرد عورت
دانا مضاف، زماں مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ ملکر صفت ہوئے مرد موصوف کی۔
دوسرے یہ کہ صفت مرکب وصفی الٹا ہوا یعنی صفت مقلوب کی صورت ہو جیسے خوشخو جیسا کہ
اوپر بیان ہو چکا۔ تیسرے یہ کہ صفت الٹا ہوا جملہ اسمیہ بیانیہ ہو اور وہ اس طرح کہ کاف
سر جملہ اور ضمیر او اور لفظ است یہ تینوں کلمے حذف کر کے مبتدا خبر کو مقلوب کریں یعنی
خبر کو مقدم اور مبتدا کو مؤخر کریں جیسے شہید۔ تبسم۔ دہن عشوۂ خون بہا۔
تبسم دہن جملہ اسمیہ بیانیہ الٹا ہوا جو صفت ہے شہید کی۔ اصل اس کی یہ ہے۔
شہید کہ دہن او تبسم ست وخوں بہائے او عشوہ است۔ جب کاف سر جملہ، ضمیر او۔
لفظ است کو حذف کر کے مبتدا او خبر کو الٹ دیا، شہید، تبسم دہن عشوۂ خوں بہا۔ ہو گیا۔
ف ۱:۔ جو لفظ صفت واقع ہو سکتے ہیں یہ ہیں۔ اسم فاعل۔ اسم مفعول۔ یا ایک اسم اور ایک
صفت۔ یا اسم اور فعل۔ یا اسم و حرف۔ یا فعل و حرف۔ جیسے مرد نویسندہ۔
بخت برگشتہ۔ دختر نیک رو۔ یار خوش خو۔ کوہ آتش فشاں۔ پسر کم عقل۔ مرد دانا۔
ف ۲:۔ کبھی اسم جنس بھی صفت واقع ہوتا ہے اور وہاں زیادہ تر تشبیہ کے معنی ہوتے ہیں۔
جیسے لب لعل۔ لب موصوف اور لعل ایک جنس کا نام ہے جواہر میں سے۔ اس کے معنی ہیں
لب کے مانند لعل کے سرخ و شفاف ہے حقیقت میں لب موصوف و مشبہ ہے اور

لعل صفت و مشبہ بہ ہے (یعنی جس کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے)

ف ۲: مرکب وصفی کی پہچان یہ ہے کہ اگر موصوف واحد مذکر ہو تو لفظ کیسا اور اگر جمع مذکر ہو تو کیسے اور اگر مؤنث ہو تو لفظ کیسی۔ موصوف کیساتھ ملاؤ صفت اسکا جواب ہوگا۔ جیسے مرد دانا جب کہو گے کیسا مرد۔ اسکا جواب دانا ہوگا۔ تو معلوم ہوا کہ مرکب وصفی ہے۔

سبق (۱۵) مرکب امتزاجی

مرکب امتزاجی وہ ہے جسمیں دو کلمے ملکر ایک ہو جائیں جدا جدا نہ معلوم ہوں جیسے یازدہ یا اس کا جزو علیحدہ علیحدہ معنی مستقل نہ رکھتا ہو اور اس کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ وہ مرکبات جو فعل و حرف سے مرکب ہو جیسے دانا و دانش کہ فعل امر اور حرف سے مرکب ہوتے ہیں۔

۲۔ وہ مرکبات جو حرف اور اسم سے مرکب ہوتے ہیں اور یہ کئی معنوں کا فائدہ دیتے ہیں۔ اول فاعلیت جیسے آہنگر۔ دوم نسبت جیسے زرین۔ سوم لیاقت جیسے دادنی۔ زدنی چہارم تشبیہ جیسے آسمان۔ پنجم محافظت جیسے شاربان۔ ششم صاحب جیسے خردمند۔ ہفتم مشارکت جیسے ہمراہ۔ ہشتم تصغیر جیسے طفلک۔ نہم اتصال جیسے خوفناک۔ دہم ظرفیت جیسے نمکسار۔

سبق (۱۶) مرکب غیر امتزاجی

مرکب غیر امتزاجی وہ ہے کہ اس کے کلمے جدا جدا معلوم اور بامعنی ہوں اور اس کی کئی قسمیں ہیں۔ ۱۔ وہ مرکب جس کے الفاظ کی ترکیب سے رنگ کے معنی ظاہر ہوتے ہوں جیسے سبز رنگ۔ گلگوں لالہ فام۔

۲۔ مرکب تمیزی جس میں ایک اسم جامد دوسرے اسم جامد کی پوشیدگی دور کردے جیسے یک من شہد دو کچہ دوغ۔

۳۔ وہ مرکب جو اشارہ و مشار الیہ سے ترکیب پادے جیسے ایں کتاب۔ آں قلم۔

۴۔ جو دو اسم جامد کے مکرر لانے سے حاصل ہو اور فائدہ کثرت کا دے جیسے صحرا صحرا چمن چمن

۵ ترکیب عطفی جو معطوف معطوف الیہ سے مرکب ہو جیسے زید و عمر۔ اور اس میں ترکیب تعدادی بھی داخل ہے جیسے بست و یک۔
۶ ترکیب اتصالی جس میں دو اسم متجانس بواسطہ حرف اتصال ملکر ایک کلمہ ہو جائیں جیسے لبالب۔ تازہ بتازہ۔
۷ ترکیب تشبیہی جیسے سرو قات ۸ ترکیب علمی جیسے شمس الدین۔
۹ اسم جامد اور امر کی ترکیب جیسے روح افزا۔ دل پذیر۔

سبق (۱۷) بدل و مبدل منہ

جب جملہ میں ایسے دو اسم ایک جگہ واقع ہوں کہ جنکا تعلق حقیقۃً تو ایک ہی ذات سے ہو لیکن متکلم کا مقصود ان دونوں میں سے صرف ایک ہی اسم ہو تو جو مقصود ہوگا اسکو بدل مقصود کہیں گے اور دوسرے کو مبدل منہ۔ بدل کی چار قسمیں ہیں۔ بدل الکل۔ بدل البعض۔ بدل الاشتمال۔ بدل الغلط
بدل الکل۔ وہ بدل ہے کہ اس کا اور مبدل منہ کا ایک مطلب ہو جیسے آمد زید برادر تو۔ اس میں زید مبدل منہ ہے اور برادر تو بدل۔ بدل مبدل ملکر فاعل ہوا آمد کا۔ اور جیسے شاہ عباس میں شاہ مبدل منہ عباس بدل ہے۔
بدل البعض:۔ وہ بدل ہے جو اپنے مبدل منہ کا ایک حصہ ہو جیسے زید پایش شکست میں پایش بدل البعض ہے۔
بدل الاشتمال:۔ وہ بدل ہے کہ اس کا مبدل منہ سے کچھ لگاؤ ہو۔ جیسے زید پارچہ اش پاریدہ است۔ اس میں پارچہ اش بدل الاشتمال ہے۔
بدل الغلط:۔ وہ بدل ہے کہ غلطی کو بعد بولا جائے۔ جیسے مشہد میروم نے نے بشیراد۔

سبق (۱۸) مستثنیٰ و مستثنیٰ منہ

مستثنیٰ مشتق ہے استثناء سے، اور استثناء کے معنی ہیں ایک چیز کا کئی چیزوں سے الگ کرنا جو چیز الگ کی گئی ہو اس کو مستثنیٰ کہتے ہیں اور جس سے مستثنیٰ کو الگ کرتے ہیں اسے مستثنیٰ منہ

کہتے ہیں مستثنیٰ و مستثنیٰ منہ ملکر ایک کلمہ کا حکم رکھتے ہیں جیسے آمد ہمہ دوستاں مگر زید۔ یعنی سب دوست آئے مگر زید نہیں آیا۔ اور۔ زدم ہمہ دشمنان را مگر زید را میں نے سب دشمنوں کو مارا مگر زید کو۔ یعنی زید کو نہیں مارا۔ پہلی مثال میں زید سب دوستوں سے الگ ہوگیا کہ دوست آئے ملکر زید نہیں آیا اور دوسری مثال میں زید سب دشمنوں الگ ہوگیا کہ سب کو مارا مگر زید کو نہیں مارا۔

پہلی مثال کی ترکیب۔ آمد فعل۔ مگر حرف استثناء۔ زید مستثنیٰ۔ ہمہ دوستاں مستثنیٰ منہ پس مستثنیٰ و مستثنیٰ منہ ملکر فاعل ہوا آمد کا۔ فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔

دوسری مثال کی ترکیب۔ زدم فعل بافاعل۔ مگر حرف استثناء۔ زید مستثنیٰ۔ ہمہ دشمنان مستثنیٰ منہ۔ پس مستثنیٰ و مستثنیٰ منہ ملکر مفعول ہوا زدم کا۔ فعل با فاعل مفعول کیساتھ ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔ اور جیسے آمد قوم جز زید۔ یہاں قوم مستثنیٰ منہ اور زید مستثنیٰ ہے۔

اور کبھی مستثنیٰ منہ محذوف بھی آتا ہے جیسے نیامد بمن جز زید۔ یعنی نیامد کسے بمن جز زید۔ نہ آیا کوئی میرے پاس سوائے زید کے۔ اس میں زید مستثنیٰ اور کسے مستثنیٰ منہ محذوف ہے اور جیسے نزدم جز زید۔ یعنی نزدم کسے را جز زید۔ نہ مارا میں نے کسی کو سوائے زید کے اس میں کسے مستثنیٰ منہ محذوف ہے اور زید مستثنیٰ ہے۔

سبق (۱۹) جار مجرور

جار عربی میں وہ حرف ہے کہ جو اسم کو جر (زیر) دیتے ہیں جر کہتے ہیں زیر کو اور جار کے معنی زیر دینے والا اور جس اسم کو زیر دیتے ہیں اسے مجرور کہتے ہیں۔ ان حرفوں کے فارسی ترجمہ کو بھی جار کہتے ہیں وہ حرف فارسی یہ ہیں برائے۔ بہر۔ پئے بمعنی برائے ان تینوں حرفوں پر لفظ از بھی زائد آتا ہے جیسے از برائے خدا۔ از بہر من۔ جز اس پر کبھی بائے موحدہ بھی زائد آتی ہے جیسے بجز تو۔ چو اور۔ چو تشبیہ کے معنے میں ہوں۔ بائے موحدہ۔ در۔ اندر۔ بر۔ از۔ تا۔ با۔ تا (وہ را جو برائے کے معنی میں آتے) اور جار مجرور جو فعل سے تعلق رکھتے ہیں یا شبہ فعل۔ اسم فاعل۔ اسم مفعول اور صفت ہیں) جیسے آمدم برائے تو۔

ترکیب یہ ہے کہ آمدم فعل بافاعل برائے جار۔ تو مجرور۔ جار مجرور متعلق آمدم کے

فعل با فاعل متعلق کیساتھ ملکر جملہ فعلیہ ہوا ایسے ہی ندیدم جز تو۔ کارے دارم بتو۔ رفتم در بازار نشستم بر بخت۔ رفتم از دہلی تا بریلی۔ غدارا بر من مسکین بخشا۔ یعنی برائے غدا۔

ترکیب :۔ اس طرح ہے بخشا فعل با فاعل۔ را جار۔ لفظ غدا مجرور۔ بر جار۔ من موصوف مسکین صفت۔ موصوف صفت ملکر مجرور ہوتے جار کے۔ جار مجرور متعلق ہوتے فعل کی فعل یا فاعل۔ مفعول و متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔

زید نویسندہ است بقلم۔ زید مبتدا۔ نویسندہ اسم فاعل است علامت جملہ اسمیہ۔ بائے موحدہ جار۔ قلم مجرور متعلق نویسندہ کے (یہ شبہ فعل ہے) شبہ فعل اپنے متعلق سے ملکر خبر۔ مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔

ف ۱ :۔ جار مجرور ملکر ظرف کا حکم رکھتے ہیں۔ فاعل مفعول مضاف الیہ مبتدا خبر نہیں ہو سکتے۔

ف ۲ :۔ جس عبارت میں جار مجرور ہوں اور فعل یا شبہ فعل لفظوں میں موجود نہ ہوں تو وہاں فعل یا شبہ فعل کو پیدا کرتے ہیں جیسے ع بنام جہاندار جاں آفریں۔ اسمیں مجرور ہے لیکن فعل یا شبہ فعل موجود نہیں جس سے متعلق ہوں اس لیئے یہاں ابتدا میکنم پیدا کر کے جار مجرور کو اس کے متعلق مانتے ہیں ایسے ہی زید در خانہ است۔ یہاں لفظ حاضر کہ اسم فاعل عربی کا ہے پیدا کرتے ہیں۔ اسکی اصل یوں ہے۔ زید در خانہ حاضر است۔

ترکیب۔ اس طرح ہے زید مبتدا۔ در جار۔ خانہ مجرور۔ است علامت جملہ اسمیہ۔ جار مجرور متعلق حاضر کے ہو کر خبر ہوئی مبتدا کی مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔

ف۔ کبھی چو اور چوں (بمعنی مثل) بھی مضاف ہوتے ہیں اور ترکیب میں مثل اسم کے مبتدا خبر۔ فاعل۔ مفعول ہوتے ہیں جیسے زید چوں شیر ست۔

ترکیب۔ زید مبتدا۔ چوں بمعنی مانند مضاف۔ شیر مضاف الیہ۔ مضاف۔ مضاف الیہ ملکر خبر ہوئی۔

سبق ۲۰ معطوف و معطوف الیہ

عطف کے معنی ہیں پھیرنا۔ پس جس جملہ میں ایک کلمہ دوسرے کلمہ کی طرف پھیرا جاتے وہ جملہ معطوفہ کہلاتا ہے اور حرف عطف واؤ ہے پس جو کلمہ حرف عطف سے پہلے

واقع ہو وہ معطوف علیہ اور جو بعد میں ہو وہ معطوف ہے جیسے آمد زید و بکر۔ آمد فعل زید معطوف علیہ و حرف عطف بکر معطوف۔ معطوف علیہ ملکر فاعل ہوا آمد کا۔ یہ کلمہ کا کلمہ پر عطف ہونیکی مثال ہے۔ کلام پر کلام عطف ہونیکی مثال یہ ہے آنکہ ذاتش کریم ست و لطفش عمیم خداوند ماست۔

ترکیب یہ اس طرح ہے کہ آنکہ اسم موصول۔ ذاتش کریم۔ جملہ اسمیہ ہوکر معطوف علیہ۔ لطفش عمیم جملہ اسمیہ ہوکر معطوف۔ معطوف علیہ ملکر صلہ ہوا۔ موصول صلہ ملکر مبتدا۔ خداوند ماست اس کی خبر۔ مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔

ف:- لفظ ہم۔ نیز۔ یا نون نفی بھی حروف عطف ہیں جیسے آمد زید عمر نیز۔ رفت بکر زید ہم۔ آمد زید یا عمرو۔ نہ زید آمد نہ عمرو۔

سبق (۲۱) عدد و معدود

عدد گنتی کو کہتے ہیں اور جس چیز کو گنتے ہیں اس کو معدود کہتے ہیں جیسے صد روپیہ۔ صد عدد اور روپیہ معدود ہے۔ عدد و معدود ملکر ایک کلمہ کا حکم رکھتے ہیں جیسے ہزار روپیہ میخواہم۔ ہزار روپیہ عدد معدود ملکر مفعول ہے۔ میخواہم فعل با فاعل۔

ف:- اعداد کے مرتبے یہ ہیں۔ ایک سے نو تک داحاں اکائیاں دس سے ننانوے ۹۹ تک عشرات (دہائیاں) سو سے نو سو تک مآت (سیکڑے) ایک ہزار سے نو ہزار تک الوف (ہزاروں) اور دس ہزار سے عشرات الوف اور اسکے بعد لک لکوک و عشرات لکوک۔

سبق (۲۲) تمیز

تمیز وہ ہے جو عدد معدود کی پوشیدگی دور کرے۔ وزن یا پیمانے سے جیسے دہ من شکر خریدم بست گز پارچہ فرد ختم۔ ان مثالوں میں شکر و پارچہ تمیز ہے۔

ترکیب۔ اس طرح ہے دہ عدد۔ من معدود ملکر ممیز۔ شکر تمیز۔ ممیز تمیز ملکر مفعول۔ ایسے ہی بست عدد گز معدود ملکر ممیز پارچہ تمیز۔ ممیز تمیز ملکر مفعول۔

سبق ۲۳ حل ترکیب

ترکیب کہنے کے وقت اول یہ معلوم کرنا چاہیئے کہ جملہ فعلیہ ہے یا اسمیہ اگر جملہ فعلیہ ہو تو دیکھنا چاہیئے کہ فعل لازم ہے یا متعدی۔ اگر لازم ہو تو اس کا فاعل تلاش کریں اور متعدی ہو تو فاعل و مفعول دونوں تلاش کریں اور اس کے ہر ایک جزء کو جدا جدا رکھیں کہ یہ فعل ہے اور اس کا فاعل ہے اور یہ مفعول ہے اور متعلقات میں جو جملہ میں موجود ہو اس کو بھی بیان کرو کہ یہ متعلق ہے یا مفعول لہٗ یا مفعول معہٗ وغیرہ ہے پھر سب کو ملا کر جملہ فعلیہ کہو اور اگر یہ معلوم ہو کہ یہ جملہ اسمیہ ہے تو اس کے اجزا کو علیحدہ رکھو کہ یہ مبتدا ہے اور یہ خبر ہے اور جو متعلقات میں ہو تو اس کا نام بھی لو اور سب کو ملا کر جملہ اسمیہ کہو۔ اور جس جملہ کے شروع پر کاف بیانیہ ہو۔ اس کو سمجھو کہ صلہ ہے یا وصف ہے یا محض بیان ہے اور پھر موصول یا موصوف یا مبیّن کو تلاش کرنا چاہیئے۔ اسی طرح سب اجزا معلوم ہو جائیں تو سب کو ملا کر ترکیب کہنا چاہیئے اب چند جملوں کی ترکیب لکھتے ہیں ان کو خوب سمجھلو۔

(۱) مضاف۔ مضاف الیہ۔ جملہ اسمیہ۔ ۵

ترک احسانِ خواجہ اولیٰ تر کا احتمالِ جفائے بوابان

ترکیب۔ ترکؔ مضاف۔ احسان مضاف الیہ۔ مضاف خواجہ مضاف الیہ یہ دونوں مضاف مضاف الیہ ملکر مضاف الیہ ہوتے۔ ترکؔ مضاف۔ ترک مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا۔ اولیٰ تر اسم تفضیل۔ کہ بمعنی از جارہ۔ احتمال مضاف۔ جفائے مضاف الیہ جفائے بوابانؔ مضاف الیہ۔ یہ دونوں مضاف مضاف الیہ ملکر مضاف الیہ ہوتے احتمال مضاف کے۔ احتمالؔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور۔ جار مجرور ملکر متعلق ہوئے اولیٰ تر کے۔ اولیٰ تر اپنے متعلق سے ملکر خبر۔ است علامت جملہ اسمیہ کی یہاں سے محذوف ہے۔ پس مبتدا و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۲) مضاف۔ مضاف الیہ جملہ فعلیہ۔ ۶

سوز اگر کہ باز من زحد گذشت۔

ترکیب:۔ گذشت فعل۔ سوز موصوف۔ جگر گداز صفت۔ موصوف صفت ملکر مضاف دل من ترکیب اضافی مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ ملکر فاعل۔ تر۔ جار۔ عقد مجرور جار مجرور ملکر متعلق ہوتے فعل گذشت کے۔ پس فعل اپنے فاعل و متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔

(۳) موصوف صفت جملہ اسمیہ۔

شلغم پختہ بہ کہ نقرۂ خام   در بیاباں فقیر سوختہ را

ترکیب:۔ شلغم موصوف پختہ صفت۔ موصوف صفت ملکر مبتدا۔ بہ خبر۔ کہ جار۔ نقرہ موصوف۔ خام صفت۔ موصوف صفت ملکر مجرور ہوتے۔ جار مجرور ملکر متعلق ہوئے خبر بہ کے است علامت جملہ اسمیہ کی کی یہاں سے محذوف ہے۔

ایسے ہی پہلے مصرعہ میں در بیاباں جار مجرور فقیر سوختہ موصوف صفت ملکر مجرور۔ را جار۔ جار مجرور ملکر متعلق ہوتے بہ خبر کے۔ مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔

(۴) موصوف صفت جملہ فعلیہ۔ ع

بگردن فتد سرکش تندخو۔

ترکیب:۔ فتد فعل مضارع۔ سرکش موصوف۔ تندخو یعنی خوتے تند خو موصوف۔ تند صفت۔ موصوف صفت ملکر صفت سرکش کی۔ موصوف صفت ملکر فاعل ہوا فتد کا۔ ب جار۔ گردن مجرور۔ جار مجرور ملکر متعلق ہوتے فتد کے پس فتد اپنے فاعل و متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔

(۵) موصول صلہ جملہ اسمیہ ع۔

ہرچہ از دوست میرسد نیکوست

ترکیب:۔ ہرچہ اسم موصول میرسد فعل اسمیں ضمیر پھرتی ہے موصول کیطرف۔ وہ اسکا فاعل۔ از دوست جار مجرور ملکر متعلق میرسد کے پس فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ ہوا موصول کا۔ موصول صلہ ملکر مبتدا۔ نیکو خبر۔ است علامت جملہ اسمیہ کی مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔

(۶) موصول صلہ فعلیہ ع۔

ہر آنچہ کہ می بایدت پیش گیر۔

ترکیب :- ہر آنچہ اسم موصول ۔ کاف صلہ ۔ بیاید فعل اس میں ضمیر پوشیدہ ہے جو پھیرتی ہے موصول کی طرف ۔ وہ اس کا فاعل ۔ تَ مجرور ۔ برائے حرف جار محذوف ۔ جار مجرور ملکر متعلق ہوئے فعل کے ۔ فعل اپنے فاعل و متعلق سے ملکر صلہ ہوا ۔ موصول و صلہ ملکر مفعول بہ ہوا ۔ فعل مرکب پیش گیر کا ۔ فعل با فاعل اپنے مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا ۔

(۷) معطوف علیہ معطوف جملہ اسمیہ ۔ ع

بگفتا کہ این ست تاج و کلاہ ۔

ترکیب :- ایں مبتدا ۔ تاج معطوف علیہ ۔ وَ حرف عطف ۔ کلاہ معطوف ۔ معطوف معطوف علیہ ملکر خبر ۔ است علامت جملہ اسمیہ کی ۔ مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوکر مقولہ ہوا فعل بگفتا کا ۔ اس میں ضمیر او پوشیدہ ہے ۔ وہ اس کا فاعل ۔

(۸) معطوف معطوف علیہ جملہ فعلیہ ۔ ع

خرابی و بد نامی آید زجور

ترکیب :- آید فعل ۔ خرابی معطوف علیہ ۔ واؤ حرف عطف ۔ بد نامی معطوف ۔ معطوف معطوف علیہ ملکر فاعل ہوئے آید کے ۔ ز جار ۔ جور مجرور ۔ جار مجرور متعلق ہوئے آید کے

(۹) عدد و معدود جملہ اسمیہ ۔

دو کس موجود اند ۔

ترکیب :- دو عدد کس معدود ۔ عدد معدود ملکر مبتدا ۔ موجود خبر ۔ اند حرف رابطہ ۔ مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ۔

(۱۰) عدد معدود جملہ فعلیہ ۔

صد درہم نزدم فراہم آمد ۔

ترکیب :- فراہم آمد فعل ۔ صد عدد ۔ درہم معدود ۔ عدد معدود ملکر فاعل ۔ نزد مضاف م مضاف الیہ ۔ مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول فیہ ہوا ۔ فعل اپنے فاعل و مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا ۔

(۱۰) مستثنیٰ و مستثنیٰ منہ جملہ اسمیہ ۔

ہمہ مرد ان قریہ جز زید حاضر اند ۔

ترکیب:- مردمان قریہ مرکب اضافی مؤکد۔ ہمہ تاکید۔ مؤکد اور تاکید ملکر مستثنیٰ منہ۔ جز کلمہ استثناء۔ زید مستثنیٰ۔ مستثنیٰ مستثنیٰ منہ ملکر مبتدا۔ حاضر خبر۔ آمد حرف ربط۔ مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ (۱۲) مستثنیٰ و مستثنیٰ منہ جملہ فعلیہ۔

بضاعت نیاوردم الا امید۔

ترکیب:- نیاوردم فعل با فاعل۔ بضاعت مستثنیٰ منہ۔ الا حرف استثنا۔ امید مستثنیٰ۔ مستثنیٰ مستثنیٰ منہ ملکر مفعول بہ ہوا۔ فعل با فاعل اپنے مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔

(۱۳) ممیز تمیز جملہ اسمیہ۔

دو پیمانہ شہد موجود ست۔

ترکیب:- دو پیمانہ عدد معدود ملکر ممیز۔ شہد تمیز ملکر مبتدا۔ موجود خبر۔ است علامت جملہ اسمیہ کی۔ ۱۴۔ ممیز تمیز جملہ فعلیہ۔

پنج مثقال عنبر بیار۔

ترکیب:- بیار فعل با فاعل پنج عدد مثقال معدود۔ عدد معدود ملکر ممیز عنبر تمیز۔ ممیز تمیز ملکر مفعول بہ ہوتے۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ انشائیہ ہوا۔

(۱۵) مبین بیان جملہ اسمیہ۔

رسم ست کہ مالکان تحریر آزاد کنند بندۂ پیر۔

اس عبارت کی اصل یہ ہے کہ این رسم مقرر ست کہ مالکان تحریر بندۂ پیر را آزاد کنند۔

ترکیب:- این اسم اشارہ۔ رسم مشار الیہ ملکر مبین کاف بیانیہ۔ آزاد کنند فعل مرکب۔ مالکان تحریر مرکب اضافی فاعل۔ اور بندۂ پیر مرکب توصیفی مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر بیان ہوا۔ مبین بیان ملکر مبتدا۔ مقرر خبر۔ است علامت جملہ اسمیہ کی۔ مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۱۶۔ مبین بیان جملہ فعلیہ۔

شنیدم کہ لقمان سیہ فام بود۔

اصل اس کی یہ ہے شنیدم این سخن کہ لقمان سیہ فام بود۔

ترکیب:۔ شنیدم فعل با فاعل۔ ایں اشارہ۔ سخن مشار الیہ ملکر مبیّن کاف بیانیہ۔ بود۔ فعل ناقص۔ لقمان اس کا اسم۔ سبہ قام خبر فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ ہوکر بیان ہوا بیان بیان دمبین ملکر مفعول بہ ہوا۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔

(۱۷) اشارہ مشار الیہ جملہ اسمیہ۔

ایں کتاب بچہ خوش ست۔

ترکیب:۔ ایں اشارہ کتاب مشار الیہ ملکر مبتدا۔ بچہ خوش خبر۔ است علامت جملہ اسمیہ کی۔ سب ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔

(۱۸) اشارہ مشار الیہ جملہ فعلیہ۔

دیروز ایں کتاب آمدہ است

ترکیب:۔ آمدہ ست فعل۔ ایں اشارہ۔ کتاب مشار الیہ ملکر فاعل۔ دیروز مفعول فیہ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔

(۱۹) بدل مبدل منہ جملہ اسمیہ۔

بکر برادر خالد موجود ست۔

ترکیب:۔ بکر مبدل منہ برادر خالد مرکب اضافی بدل مبدل منہ ملکر مبتدا۔ موجود خبر مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔

(۲۰) بدل مبدل منہ جملہ فعلیہ۔

زید برادر عمرو آمد۔

ترکیب:۔ آمد فعل۔ زید مبدل منہ۔ برادر عمرو مرکب اضافی۔ بدل مبدل منہ ملکر فاعل۔ فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ اسی طرح مشبہ مشبہ بہ کیساتھ اور مفسر دیگر سین بکر سین کے ساتھ مؤکد تاکید کے ساتھ اور ذوالحال حال کے ساتھ ہوتا ہے

مشبہ مشبہ بہ کے مفعول ہونے کی مثال ؎ دہد نطفہ را صورتے چوں پری۔

مفسر بہ مفسر کے مبتدا ہونے کی مثال۔ آں شہر یعنی دہلی نزدیک ست۔

حال ذوالحال کے فاعل ہونے کی مثال۔ زید خنداں آمد۔

مؤکد بتاکید کے خبر ہونے کی مثال۔ زید عالم ست۔ عالم ترکیب ظاہر ہے۔ اسی طرح ہر ایک قاعدہ کی اور مثالیں بن سکتی ہیں۔ طالب علم کو چاہیئے کہ اپنی طبیعت سے مثالیں بنائے۔

حروف فارسی

حروف کی دو قسمیں ہیں۔ حروف ۱ تہجی۔ حروف ۲ معنوی۔

حروف تہجی: ترکیب کلمات کے واسطے موضوع ہیں اور وہ فارسی میں تیس ۳۰ ہیں۔ ان میں سے آٹھ خاص عربی کے ہیں اور چار خاص فارسی کے ہیں۔ باقی بیس ۲۲ دونوں زبانوں میں مشترک ہیں۔

حروف معنوی: وہ ہیں جو فعل یا اسم ملکر کسی معنی کا فائدہ دیں۔ ان میں سے بعض مفرد ہیں بعض مرکب۔ مفرد گیارہ ہیں۔ ا ب ت ج ش ک م ن و ہا یائے معروف و مجہول۔

الف

مثال	موقع	معنی	تعداد
خدایا۔ پادشاہا بمعنی اے خدا۔ اے بادشاہ	آخر اسماء	برائے ندا	۱
کناد رساد۔ بواد۔ ان کی نفی میم کیساتھ۔ مکناد۔ مرساد۔ مباد۔	برائے مضارع ماقبل حرف آخر۔	برائے دعا	۲
دانا۔ بینا۔ شکیبا بمعنی دانندہ۔ بینندہ۔ شکیبندہ	آخر صیغہ امر حاضر معروف	بمعنی فاعل	۳
تنگاپو بمعنی تنگ و پو۔ تنگادو بمعنی تنگ دو بمعنی دور دوپ	درود کلمہ مرادف	بمعنی واؤ عطف	۴
خوشا بمعنی بسیار خوش۔ بدا بمعنی بسیار بد۔	در آخر صفت	برائے کثرت	۵
گفتا بمعنی گفت رفتار بمعنی رفت۔	آخر ماضی مطلق	زائد	۶
بادا بمعنی باد۔ شوادا بمعنی شود	آخر صیغہ دعاء	"	
اسکندر۔ بکسر۔ آسمندر بفتح۔ اشتلم بضم۔ سکندر سمندر شتلم۔ اس الف کو مابعد کی حرکت دینے میں	اول اسماء	"	
	"	"	

مثال	موقع	معنی	تعداد
دردا۔ دریغا۔ حسرتا۔	آخر اسماء	برائے درد نی آواز یعنی ندا	۷
دوشادوش۔ لبالب۔ یعنی دوش پیوستہ بدوش ولب پیوستہ بلب۔	در کلمہ مکرر "	برائے اتصال	۸

ب

مثال	موقع	معنی	تعداد
بیا کہ دن العجب لذتے ہم آغوش ست یعنی مع عجیب۔	اول اسماء	بمعنی مع	۱
گفتم بپائے تو کہ ببخش خطائے من۔ یعنی در پائے تو	"	بمعنی در	۲
جانم بلب رسید بجاناں خبر کنید۔ یعنی برلب رسید	"	بمعنی بر	۳
بطواف کعبہ رفتم بحرم رہم ندادند۔ یعنی برائے طواف کعبہ	"	بمعنی برائے	۴
جمال دوست بدیدن نمیشود آخر۔ یعنی از دیدن۔	"	بمعنی از	۵
کمست آنچہ بمن دادی۔ یعنی مرا دادی۔	"	بمعنی را	۶
بجرم عشق توام میکشند غوغا نیست۔ یعنی بسبب جرم عشق تو	"	بمعنی سبب	۷
تازہ می سازم بناخن باز داغ خویش را۔ یعنی بمدد ناخن	"	بمعنی مدد	۸
رعیت درخت ست چو پروری۔ بکام دل دوستاں برخوری یعنی موافق مقصد دوستاں۔	"	بمعنی موافق	۹
یار تیے مرا بیار دمساز رساں یعنی نزدیک یار دمساز	"	بمعنی نزدیک	۱۰
عصیاں مرا دو نصف کن در عرصات۔ نصفے بحسن بخش و نصفے بحسین یعنی بوسیلہ و طفیل حسن و حسین۔		بمعنی وسیلہ	۱۱
بخدائے کریم عزوجل یعنی قسم میخورم بخدائے عزوجل۔		بمعنی قسم	۱۲

تعداد	معنی	موقع	مثال
۱۳	برائے ابتدا	اول اسماء	بنام جہاندار جاں آفریں۔ یعنی ابتدا میکنم بنام جہاندار
۱۴	برائے مقابلہ و معاوضہ	"	بدیں اے فرومایہ دنیا مخر۔ یعنی بعوض دیں۔
۱۵	برائے پیوستگی	درمیان دو کلمہ	دم بدم۔ ساعت بساعت یعنی دم پیوستہ دم۔
۱۶	بمعنی برابر و مانند	اول اسماء	بصورت تو کتہ آفرید خدا یعنی مانند صورت تو۔
۱۷	بمعنی لائق	"	صائب کنونکہ دربدرماں نماندہ است یعنی لائق درماں
۱۸	بمعنی رنج	"	بگردن فتد سرکش تندخو۔ یعنی رنج گردو گم دن کربیل
۱۹	بمعنی طرف	"	من رو بقبلہ دارم تو رو بد برادری۔ یعنی بطرف دیر۔
۲۰	زائد	بر اسم	آں قطرہ ام کہ چرخ بدور افگند مرا۔ یعنی دور افگند مرا۔
۲۱		بر افعال	برو بگو۔ بگوید۔ بگفت۔ اس بے کو مضموم پڑھو۔ جس کے مابعد مضموم ہو۔ اگر مضموم نہ ہو تو ب کو مکسور پڑھو۔

ت

تعداد	معنی	موقع	مثال
۱	برائے خطاب	آخر کلمہ	کبھی مضاف الیہ ہوتی ہے جیسے بارت ایردم اور بردمت بار یعنی بردم بار تو۔ کبھی مفعول واقع ہوتی ہے جیسے دادمت زر۔ اور زرت دادم یعنی دادم زر ترا۔ اگر آخر کلمہ کے ہا ہو تو الف نے پر زیادہ کرتے جیسے خانہ ات اگر الف یا واؤ ہو۔ تو یائے تحتانی زیادہ کردہ جیسے صفایت و بویت۔
۲	بمعنی خود	آخر اسم	از بارگہت مرانم اے شاہ۔ یعنی از بارگاہ خود۔
۳	زائد	"	جیسے بالش۔ بالشت۔ بمعنی تکیہ۔

چ

تعداد	معنیٰ	موقع	مثال
۱	برائے تصغیر	آخر اسم	باغچہ۔ سراچہ۔ طاقچہ۔ دریچہ۔
۲	برائے سبب	سر جملہ	ایں طعام نخوردم چہ ہیمز ابود اسلئے کہ ہیمزہ تھا۔
۳	برائے استفہام	اکثر سر جملہ	چہ گفتی۔ چہ کردی۔ چہ میکنی۔ چہ کارہ است۔
۴	برائے کثرت	سر جملہ	چہ شبہا نشستم دریں سیر گم۔ یعنی بسیار شب۔
۵	بمعنی برابری	مکرر لاؤ کیوقت	چہ بر تخت مردن چہ بر روئے خاک
۶	برائے تعجب	اول اسم	بنام خدا میکنم ابتدا۔ چہ نام ست اللہ نام خدا۔
۷	برائے تعظیم	سر کلمہ	چہ قیامت ست جاناں کہ بعاشقاں نمودی۔ یعنی بڑی قیامت ہے۔
۸	برائے تحقیر		ما چہ باشیم و چہ باشد دل غم پرور ما۔ یعنی۔ ما حقیر باشیم و دل ما حقیر باشد

ش

تعداد	معنیٰ	موقع	مثال
۱	بمعنی ضمیر مفعول	آخر کلمہ	دادمش طعام۔ اسکا ماقبل مفتوح ہوتا ہے۔
۲	ضمیر مضاف الیہ	"	غلامش۔ اگر ۃ والے کلمہ کے بعد ہو تو بعد ۃ کے ہمزہ مفتوح زیادہ کرد۔ جیسے خانہ اش۔
۳	بمعنی حاصل مصدر	بعد صیغہ امر حاضر	کوشش۔ کشش۔ دانش۔ بینش۔
۴	زائد	آخر کلمہ	خودش آمد۔ یعنی خود آمد۔

ک

تعداد	معنیٰ	موقع	مثال
۱	برائے علت	درمیان دو جملہ	بر درت آمدم کہ لطف کنی۔ یعنی بر درت آمدم بدیں

تعداد	معنی	موقع	مثال
			سبب کہ لطف کنی۔
۲	برائے بیان	سرِ جملہ بعد مبیّن	دل کہ میداشتم دادم ترا۔ دل مبیّن ہے اور کاف بیانیہ۔ سرِ جملہ بیان۔
		سرِ جملہ مقولہ	گفتم کہ گلے بچینم از باغ۔ یعنی گفتم اینکہ گلے بچینم از باغ۔
۳	برائے مفاجات یعنی ناگاہ و یکایک	درمیان دو جملہ	بودیم بے خبر کہ سپاہ عدو رسید۔ یعنی ناگاہ یکایک۔
۴	برائے عطف	"	اے بسیار اسپ تیز رو کہ بماند کہ خرِ لنگ جاں بمنزل برد یعنی اسپ تیز رو بماند و خرِ لنگ جاں بمنزل برد۔
۵	برائے استفہام	ایک جزو جملہ کا ہوتا ہے۔	ایں مرد کیست کہ آمد۔ کرا زوی۔
۶	بمعنی بلکہ	درمیان دو جملہ	نہ بلبل بر گلش تسبیح خوانیست کہ ہر خارے بہ تسبیحش زباں نیست بلکہ ہر خارے۔
۷	بمعنی از	بر اسم بجائے از	ترکِ احسان خواجہ اولیٰ تر۔ کا احتمال جفائے بوابان یعنی از احتمال جفائے بوابان
۸	برائے تصغیر	آخر اسم	اس کاف کا ماقبل مفتوح ہوتا ہے۔ جیسے طفل طفلک۔
۹	بمعنی ہر کہ	بر سرِ کلمہ از کلمات جملہ	دگر کشور آباد بیند بخواب۔ کہ دارد دل اہلِ کشور خراب یعنی ہر کہ دل اہلِ کشور خراب دارد

تعداد	معنی	موقع	مثال
۱۰	برائے تاکید	درمیان دو کلمہ	محبت کہ رود گر استخوانم تو تیا گردد. که از سائیدن صندل کجا نقصان شود بود ا. یعنی زیرا کہ از سائیدن
۱۱	بمعنی مثل	درمیان دو کلام	نیست در دہر جفا کار کہ او ۔ یعنی مثل او.
۱۲	زائد	درمیان کلام	مولانا روم فرمائید ؎ کہ چنیں بنماید و کہ ضد این۔ جز کہ حیرانی نہ باشد کار دین ۔ یعنی جز حیرانی نباشد .
۱۳	برائے تردید بمعنی یا	درمیان دو کلمہ	یا رب اینجا باشم کہ روم . اور جیسے زید آمد کہ عمرو یعنی زید آمد یا عمرو
۱۴	دعائیہ	"	چو پاکانِ شیراز خاکی نہاد . ندیدم کہ رحمت بر آں خاک باد
۱۵	جواب قسم	درمیان دو کلام	بمردی کہ ملک سراسر زمین نیرزد کہ خونے چکد برزمین
۱۶	جواب بائے توسل	"	بتو رت کہ فردا بنارم مسوز
۱۷	جواب تعجب و استفہام	"	چہ کردی کہ آمد بجانت غلام

م

۱	ضمیر متصل فاعلی	آخر کلمہ	گفتم . رفتم . کردم ۔ نشستم .
۲	ضمیر متصل مفعولی	"	دادندم . چہ می فرمائیم . یعنی چہ می فرمائی مرا .
۳	ضمیر متصل اضافی	"	دلم . اسپم ۔ غلامم .

تعداد	معنی	موقع	مثال
۴	بمعنی خود	آخر کلمہ	یلطفم بخواں یا براں از درم. ندارم بجز آستانت سرم یعنی خود.
۵	بمعنی ہستم	"	فقیرم بجرم گناہم مگیر. یعنی فقیر ہستم.
۶	برائے نفی ونہی	اول صیغہ امر ودعا	کن سے مکن. رساد سے مرساد میم ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے
۷	برائے تعین عدد	آخر عدد	یکم. دوم سوم.
۸	برائے تانیث	آخر کلمہ	خانم بیگ.

ن

تعداد	معنی	موقع	مثال
۱	برائے نفی	اول کلمہ	نکرد. نگفت. نکند. نگوید. اور اگر نون کو علیحدہ لکھیں تو ہائے مختفی یا یائے زیادہ کر کے نہ نے لکھیں گے.
۲	برائے اثبات	کلام میں مکرر لانے سے	نہ بر روند پیشش مہمات کس. کہ مقصود حاصل نہ شد در نفس یعنی حاصل شد
۳	برائے استفہام	اول کلمہ	طعام نمیخوری یعنی میخوری یا نمیخوری.
۴	برائے نسبت	آخر اسم	جوشن منسوب بجوشش بمعنی حلقہ
۵	زائد	آخر کلمہ	پاداش. پاداشن

بیان واؤ

جو واؤ اصلی کہ کلمہ کا جزو ہو دو قسم پر ہے معدولہ. وملفوظی. معدولہ وہ ہے جو پڑھنے میں

نہ آدے جیسے خورد۔ خوش۔ خویش۔ خواہد۔ خود۔ ملفوظی وہ ہے جو پڑھنے میں آتے اس کی بھی دو قسمیں ہیں۔ معروف۔ مجہول۔ معروف جیسے نور۔ ظہور۔ مجہول جیسے زور۔ شور۔

معنیٰ واؤ

تعداد	معنیٰ	موقع	مثال
۱	برائے عطف	درمیان دو کلمہ	آمد زید وعمر۔
۲	برائے لزوم	درمیان لازم ملزوم	من وتصور جاناں وکنج تنہائی۔
۳	برائے تصغیر	آخر کلمہ	پسر سے پسرو۔ بمعنی پسر خورد۔
۴	بمعنی حال	درمیان دو جملہ	زدم زید را و پدرش استادہ بود۔ یعنی زدم زید را در حالیکہ پدرش استادہ بود۔
۵	زائد	اسم میں یائے نسبت سے پہلے	دہلوی۔ تھانوی۔ گنگوی۔
۶		دو حرفی کلمہ میں مند کے ساتھ	تنومند۔ برومند۔

بیان ہا

ہا دو قسم پر ہے۔ ملفوظی۔ مختفی۔ ملفوظی وہ ہے جو کلمہ کا جز ہو اور پڑھنے میں آتے۔ جیسے گرہ وزرہ میں اور جمع میں برقرار رہتی ہے۔ جیسے گرہہا۔ وزرہہا اور کاف تصغیر کے ملنے سے مفتوح ہوتی ہے جیسے گرہک وزرہک اور اضافت میں مکسور ہوتی ہے جیسے گرہ من۔ زرہ منا۔

مختفی وہ ہے جو پڑھنے میں نہ آتے جیسے جامہ وخامہ اور جمع میں حذف ہو جاتی ہے جیسے جامہا خامہا اور اگر آخر میں کاف تصغیر کا لائیں تو وہ کاف فارسی سے بدل جائگی

جیسے جاگمک وخاکمک اور اگر جمع کے لئے الف ونون لگائیں یا یائے مصدری زیادہ کریں تب بھی ہ کاف فارسی سے بدل ہوگی جیسے پیادہ وروندہ سے پیادگان وروندگان اور آزردہ وآفسردہ سے آزردگی وافسردگی۔ وہ ہائے مختفی جو کلمہ کا جز نہ ہو اس کے معنی ہیں۔

معنی ہا

تعداد	معنی	موقع	مثال
۱	برائے نسبت	آخر اسماء	دندانہ منسوب بدنداں۔ دستہ منسوب بدست اسی طرح یکسالہ منسوب بیک سال یک ماہہ منسوب بیک ماہ
۲	بمعنی است	آخر ماضی مطلق	آمدہ بمعنی آمدہ ست۔ رفتہ بمعنی رفتہ است۔
۳	برائے اظہار فتحہ	آخر کلمہ	جامہ۔ خامہ۔ بندہ۔ شگوفہ۔
۴	برائے لیاقت	״	شاہانہ۔ فقیرانہ۔
۵	برائے تصغیر	״	غزالہ۔ پسرہ۔ دخترہ۔
۶	زائد	״	زمانہ۔ گلگونہ۔ نادرہ۔

یائے معروف

تعداد	معنی	موقع	مثال
۱	برائے خطاب	فعل اسم کے آخر میں	کردی۔ آمدی۔ گفتی۔ طفلی۔ جوانی۔
۲	برائے نسبت	آخر اسماء	ہندی۔ رومی۔ عربی۔ ایرانی۔
۳	برائے معنی مصدر	اسم فاعل و اسم مفعول	بخشندگی۔ افسردگی۔ غریب نوازی۔ روزیزی۔

تعداد	معنیٰ	موقع	مثال
۴	برائے لیاقت	کے آخر میں مصدر	یعنی نواختن غریب درختین زرت کشتی۔ قابل کشتن۔ زدنی۔ قابل زدن۔

یائے مجہول

تعداد	معنیٰ	موقع	مثال
۱	برائے تنکیر یعنی نکرہ کرنا	آخر اسم	کسے۔ روزے۔ چیزے۔ شہرے۔
۲	برائے وحدت یعنی یکی	"	بزرگے۔ عزیزے۔ گلے بلبلے۔ جرعے۔ زرتے۔
۳	برائے تعظیم	"	فلاں مردیست۔ یعنی مرد بزرگ ست۔
۴	برائے استمراری وتمنائی	آخر ماضی	گردے۔ جی گردے۔
	برائے تعریب یعنی تعرکرنا	آخر اسم	کاریکہ خواستم ز خدا شد میسرم۔

حروف مکرر

تعداد	حروف	معنیٰ	مثال	تعداد	حروف	معنیٰ	مثال
۱	از	برائے ابتدا زماں	از صبح تا شام یعنی ابتدا سافری صبح ہے۔	۲	از	برائے ابتدائے مکان	از خانہ تا بازار رفتم یعنی ابتدائے رفتن خانہ است

تعداد	حروف	معنی	مثال
۴	از	بمعنی بعض	گلے از بوستاں
۲	"	زائد	از برائے خدا
۵	"	برائے علت	از فقر و فاقہ بجان آمدہ
۶	"	برائے بیان	خاتم از طلا زرہ
	"		از آہن
۱	در	برائے ظرفیت	مال در کیسہ دارم
۲	"	زائد بر افعال	در افگند در ساز
۳	"	بعد آنکہ برائے باے موحدہ با تشدید	بدریا در. یعنی بدریا.
۱	بر	بمعنی بالا	بر بام رفتم و بر تو دعوی دارم
۲	زائد بر افعال	زائد بر افعال	بر انداخت بیرون افگن
۱	نشان مفعول	نشان مفعول	زدم زید را
۲	"	نشان اضافت	زید را غلام یعنی غلام زید
۳	"	بمعنی برائے	خدا را یعنی برائے خدا
۴	"	بمعنی از	قضا را یعنی از قضا
۱	چو	برائے شرط	چو باز آمدی ماجرا در نوشت
	"	برائے معیت	آمدم با زید
۲		برائے معاوضہ	فرسا کو تخم [illegible] جاماں [illegible]

تعداد	حروف	معنی	مثال
۳	با	برائے مقابلہ	بارے بروئے تو آفتاب ہیچ است
۱	تا	برائے ابتدا	تا عشق آمد عقل رفت یعنی از ابتدائے آمد عشق
۲	"	برائے انتہا	از صبح تا شام
۳	"	بمعنی جب تک	تا جہاں باشد تو باشی
۴	"	بمعنی زینہار	از صاحب غرض تا سخن نشنوی
۵	"	برائے علت	بیا تا ترا خدمت کنیم
۶	"	بمعنی عدد	ہفتاد تا
۱	چوں	برائے شرط	چوں پیر شدی حافظ از میکدہ بیروں شو
۲	"	برائے استفہام	نداند شب با سباب چوں گذشت
۳	"	برائے تشبیہ	رویت چوں ماہ
۱	اگر، گر، ار، ور	برائے شرط	اگر دعوتم رد کنی ور قبول
۱	چو	برائے تشبیہ	چو گلبن بخندد چو بلبل بگوئے
	بے	برائے نفی	بے عقل بے خبر
۱	نہ یعنی نے	"	نہ مرا یار و نے مددگار است
۱	ہرگز	برائے تاکید نفی	ہرگز مباد.

تعداد	حروف	معنیٰ	مثال	تعداد	حروف	معنیٰ	مثال
۱	ہم و نیز	برائے عطف	زید آمد ہم بکر. خالد نیز	۱	اے	برائے ندا	اے خدا
۱	کاش	برائے تمنا	کاش بیائی	۱	می ہمی	بر ماضی استمراری	میکرد. ہمیکرد
۱	مگر	برائے استثناء	ہمہ یاراں آمدند مگر زید	۲	"	برائے حال	میکند. ہمیکند
۲	"	بمعنی شاید	بیہودہ میگوئی مگر دیوانہ شو	۱	آیا	برائے استفہام	آیا کے ہست کہ جوانمردی کند

حروف اضراب اضراب کے معنی ہیں ایک حکم سے اعراض و انکار کرکے دوسرے کی طرف انتقال کرنا اور یہ حروف ۔ بل بلکہ ۔ کاف ۔ بمعنی بلکہ ہیں جیسے ۔ بر و علم یک ذرہ پوشیدہ نیست ۔ کہ پیدا و پنہاں بنزدش یکیست ۔ یعنی بلکہ پیدا و پنہاں بہ نزدش یکساں ہست ۔

حروف سببی چہ ۔ کہ ۔ زیراکہ ۔ زیراچہ ۔ چراکہ ۔ ہٰذا ۔ زیرا ۔ اصل میں ز ریں راہ ۔ اور چیرا اصل میں چہ راہ تھا ۔

حروف استدراک یعنی سننے والے کو جو پہلی بات سے وہم پیدا ہو اس کو یہ حروف دور کرتے ہیں اور یہ لیکن ۔ ولاکن ۔ ولیک ۔ ولے ہیں ۔

حروف استفہام ہر قسم کے استفہام کے لئے آیا ۔ ہر چیز کے لئے ۔ چہ ۔ چیست ۔ کدام کدامیں ۔ ہر شخص کے لئے ۔ کہ ۔ کیست ۔ چہ ۔ کس ۔ کدام ۔ کدامیں ۔ مکان کیلئے کجا ۔ کو ۔ اور زمان کیلئے ۔ کے ۔ اور کیفیت حال کے لئے چون ۔ چگونہ ۔ چساں ۔ اور سبب کے لئے چون ۔ چرا ۔ اور عدد کے لئے چند ۔ جیسے آیا زید آمدہ ست ۔ در دست

چہ داری۔
کدامین ۔ دریدی ۔ چہ کس ۔ بکجا رفتی ۔ کے آمدی ۔ ایں کار چساں کنم ۔ چہ درم
پوست داری۔

حروف اتصاف
ناک ۔ گین ۔ آگین ۔ جیسے دردناک ۔ غمگین ۔
مشک آگین ۔

حروف خداوندی
مند ۔ ور ۔ ین ۔ جیسے دردمند ۔ سخن ور ۔

حروف محافظت
بان ۔ چی ۔ جیسے فیل بان ۔ دربان ۔ مہربان ۔ باغبان
اور چی ترکی حرف بھی فارسی میں محافظت کیلئے مشتعمل ہے ۔

حروف شرکت
ہم جیسے ہم سبق ۔ رکاب ۔ ترکی کا حرف شرکت (تاش)
بھی فارسی میں آتا ہے جیسے من و تو ہر دو خواجہ تاشانیم ۔

حروف تنبیہ
الا ۔ ہاں ۔ ہیں جملے سے پہلے آتے ہیں جیسے الا تا بغفلت
نخسپی کہ نوم ۔ حرام ست بر چشم سالار قوم ۔

حروف لیاقت
دار ۔ گان ۔ ویائے معروف ہے جیسے شاہوار ۔ خردار ۔
شائیگان ۔ رائیگان ۔ دادنی ۔ گستنی ۔

حروف تحسین
زہ ۔ زہے ۔ خہ خہے ۔ مرحبا ۔ حبذا ۔ شاباش ۔ واہ وا ۔
ہیں جیسے زہے ملک و دولت بر دستے تو باز ۔

حروف تعجب
چہ ۔ چہا ۔ باللہ ۔ اللہ ۔ سبحان اللہ ۔ ع ۔
اللہ اللہ چہ جائے ایں سخن ست

حروف ایجاب
آرے ۔ بلے ۔ ہاں ۔ ؎
چہ گفتم ترا میکشی اے صنم سبلے گفت ہاں گفت آرے نعم

حروف نفی
بے ۔ نے ۔ نہ ۔ نا
جیسے بے شعور بے ست ۔ نے جملہ پر آتا ہے ۔ ع
نے تاب وصل دارم نے طاقت جدائی ۔ اور جیسے نکردم ۔ نابالغ ۔

حروف ظرفیت

لاخ۔ زار۔ سار۔ ستان۔ دان۔ کدہ۔ بار۔ دند۔ گاہ۔ اسم کے آخر میں آتے ہیں۔ ان میں سے تین پہلے کثرت کا فائدہ بھی دیتے ہیں۔ جیسے سنگلاخ۔ گلزار۔ شاخسار۔ کوہسار۔ گلستان دانشان۔ نمکدان۔ بتکدہ۔ آوند۔ بارگاہ۔ (آوند اصل میں آب وند تھا)۔

حروف نسبت

ین۔ ینہ۔ ہ۔ یائے معروف۔ گان۔ انہ۔ ون۔ ان۔ شن۔ ناک۔ اک۔ ویہ۔ جیسے سیمیں۔ زریں۔ دیرینہ دوشینہ۔ نرینہ۔ شبینہ۔ پنجہ۔ دستہ۔ ہندی۔ دوگانہ۔ سالانہ۔ انجمن۔ ایران۔ جوشن۔ گلشن۔ المناک۔ پوشاک۔ سیبویہ۔

حروف تشبیہ

چو۔ ہم چو۔ دار۔ آسا۔ سان۔ آنہ۔ سمان۔ وش۔ وند۔ ہائے مختفی۔ جیسے دیوانہ وار۔ شیر آسا۔ آسمان۔ دلیرانہ۔ شمع سان۔ ماہ وش۔ خداوند۔ پایہ۔ دستہ۔

حروف رنگ

فام۔ فام۔ گون۔ گونہ۔ جیسے سبز فام۔ سبز رنگ۔ سیاہ فام۔ سیاہ رنگ۔ نیلگون۔ نیلا رنگ۔ گلگونہ۔ پھول کا رنگ۔ اور چردہ۔ وچرنہ۔ بھی آتے ہیں۔ مگر یہ دونوں سیاہ کیساتھ خاص ہیں جیسے سیاہ چردہ۔ سیاہ چرنہ۔ سیاہ رنگ۔

مختصر فہرست مطبوعات

مکتبہ تھانوی دیوبند

اشرفی عکسی بہشتی زیور مکمل و مدلل محشّٰی

مولانا تھانوی رح کی یہ شہرہ آفاق کتاب کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ مختصراً اتنا کافی ہے کہ یہ کتاب الف بے سے لیکر خطوط نویسی، عقائد، اعمال، اخلاق تہذیب و ترتیب نہایت ضروری مسائل، پیغمبروں اور اولیاء اللہ کے تذکرے صنعت و حرفت، حساب و کتاب، عملیات، ہر وقت کے کارآمد طبی نسخے، طرح طرح کے کھانے پکانے و بنانے کی ترکیبیں درج ہیں۔

قیمت غیر مجلد ۔/۴۵

تاریخ فقہ اردو

مصر کے مشہور مصنف اور دانشور علامہ شیخ محمد خضری ملکی کی مشہور کتاب تاریخ تشریع الاسلامی کا اردو ترجمہ ہدیۂ ناظرین ہے۔ اور ساتھ ہی چاروں مشہور ائمہ یعنی امام ابو حنیفہ رح، امام مالک رح، امام شافعی رح امام احمد بن حنبل اور ان کے حالات اور ان کے علمی کارنامے اور تصانیف کا تذکرہ نہایت شرح و بسط کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

قیمت مجلد ۔/۲۰

نزہتہ القاری

فن تجوید پر عمدہ رسالہ اردو کاغذ گلیز ٹائٹل خوشنما ہر اعتبار سے معیاری۔

قیمت ۱/۵۰

حیرۃ الفقہ

جناب مولانا ابراہیم صاحب حسینی

چند پر لطف فقہی مسائل کا مجموعہ مختصر مگر دلچسپ کتاب کاغذ گلیز ٹائیٹل خوشنما ہر اعتبار سے معیاری

قیمت ۱/۵۰

گلستاں بوستاں بحاشیہ اردو

حاشیہ پر سلیس اردو میں مشکل الفاظ اور ثقیل ترکیبوں کی ضروری تشریح و توضیح ہے جو طلبہ کیلئے معین بھی ہوگی۔ اور ان کی استعداد کیلئے مضر بھی نہ بنیگی کتاب کے شروع میں شیخ سعدیؒ کی مختصر سیرت اور ان کی خوبیوں اور خصوصیات کا تعارف دیا گیا ہے۔ غرض ہر حیثیت سے اب یہ کتاب مدارس کے لئے بہت مفید ثابت ہوگی۔ انشاءاللہ

قیمت گلستاں ٨/- بوستاں ٨/-

اشرفی کتاب الصرف وکتاب النحو

عربی زبان کی اہمیت اسلامی علوم وفنون سیکھنے سکھلانے تک ہی محدود نہیں رہی بلکہ جدید دور کے صحافتی تقاضوں نے اس کو زمانہ کی ایک اہم ضرورت ثابت کر دیا ہے کتاب الصرف اور کتاب النحو حافظ عبدالرحمٰن امرتسری کی وہ عظیم تالیفات ہیں جو عربی زبان سکھانی اور سہل انداز میں قواعد کے ذہن نشین کرانے میں بے حد مقبول ہیں

قیمت کتاب الصرف ٤/-

کتاب النحو ٣/٥٠

اشرفی بول چال

عربی زبان کی مذہبی اور ثقافتی حیثیت سے کون انکار کر سکتا ہے۔ جدید دور کی سیاسی تبدیلیوں نے عربی زبان کو وقت کی ایک بہت بڑی ضرورت بنا کر دنیا کے سامنے پیش کر دیا ہے۔

"عربی بول چال" نامی کتاب آپکو عربی زبان سکھانے میں بڑی معاون اور ایک بہترین معلم ثابت ہوگی قیمت اول ٣/٦

ہدایۃ الحکمۃ

فلسفہ کی وہ عظیم کتاب جو صدیوں سے درس میں داخل ہیں۔ جس میں فلسفہ کی ابتدائی مضامین کو مختصر انداز میں بیان کیا گیا ہے۔

قیمت

٤/-